OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 https://www.arjicc.com ISSN (PRINT): 2710-0227
DOI: https://doi.org/10.53575/arjicc.v2.03(21)u20.274-293

آٹھویں صدی ہجری اور علم حدیث کی جہات

Dimension of Al Hadith knowledge in Eight century

Dr. Tahir Aslam
Assistant Professor, Mirpur University of Science and Technology, Mirpur, Azad Jammu and Kashmir.

Dr. Ashfaq Ali
Lecturer, Department of Islamic Theology, Islamia College University Peshawar.
Email: ashfaqaliicpu@gmail.com

Dr. Muhammad Sohail
Assistant Professor, Iqra National University, Peshawar.

Received on: 21-10-2021 Accepted on: 23-11-2021

Abstract

The saying/ narration of the Holy Prophet Muhammad(PBUH) have been collected and transform as books of Ahdith. The aim and objective of the effort was to conceive the message of Muhammad (PBUH) among the people of his time (Sahaba)and the generation came afterward.8th century witnessed remarkable contribution made by the Islamic intellectuals and writers in promoting and projecting of AL Hadith knowledge.

This article reflects the work in the following fields:

متون حدیث، شروح کتب حدیث اصول حدیث ، کتب تراجم ، کتب طبقات ، کتب التخریج و الزوائد، الاجزاء الحدیثه ، کتب الزهد : و الرقاق و الادب و الازکار، الاربعون۔

The article provides knowledge about the dimension, scope and contents of above said topics regarding Al Hadith.

Keywords: Dimension, Hadith, Eight Century, Holy Prophet (PBUH), Message, Knowledge.

آٹھویں صدی ہجری میں علم حدیث کی درس وتدریس کے ساتھ تالیف وتصنیف کی جانب بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ مختلف انداز میں احادیث مبارکہ کی خدمت سرانجام دی گئی،ان کتب احادیث کو مد نظر رکھا جائے،تو علم حدیث کی جن جہات پر کام کیا گیا،وہ درج ذیل ہیں:

ا۔ متون حدیث ۲۔ شروح کتب حدیث

۳۔اصول حدیث 4-کتب تراجم:

5-کتب طبقات:6۔کتب التخریج والزوائد

7۔الاجزاءالحدیثیه 8۔کتب الزھد والرقاق والآداب والاذکار

9۔الاربعون

ا۔ متون حدیث:

اس طرح کی کتب حدیث میں روای یا بعد کے محدث اپنے طریق یا سند سے نبی کریم ﷺ کی روایات کو عموماً بیان کرتے ہیں یا بعض مرتبہ بلا سند صرف روایات کو نقل کر دیتے ہیں۔ متن کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

"هو غاية ماينتهى اليه الاسناد من الكلام"(۱)

(متن سے مراد وہ کلام ہے جس پر سند کا اختتام ہوتا ہے۔)

یہ حدیث کا اصل حصہ ہوتا ہے۔آٹھوی صدی میں متن حدیث پر جو کتب شائع ہو چکی ہیں۔ان میں چند کا تعارف درج ذیل ہیں:

ا۔**برنامج التجيبى**:القاسم بن یوسف بن محمد بن علی التجیبی البلنسی السبتی (۲) کی کتاب ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے طریق سے روایات نقل کی ہے۔(۳)

۲۔**مشكاة المصابيح**: ولی الدین، ابو عبداللہ، محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری، التبریزی (۴) کی کتاب ہے۔ جس میں انہوں "مصابیح السنة" کی تکمیل کی (۵) اس میں فقہی ترتیب کو مد نظر رکھ ابواب بندی کر کے روایات نقل کی گئی ہیں۔ ہر باب تین فصول پر مشتمل ہے۔ فصل اول میں صحیحین کی روایات نقل کی گئی ہے۔ فصل دوم میں دیگر محدثین صحاح ستہ کی روایات نقل کرتے ہیں۔ فصل سوم میں دیگر معتمد کتب احادیث سے روایت نقل کی گئی ہے، نیز صحابی کا نام اور روایت کے مآخذ کو بھی بیان کرتے ہیں۔(۶)

۳۔**مسند أمير المؤمنين أبى حفص عمر بن الخطاب رضى الله عنه و أقواله على أبواب العلم**:

اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری الدمشقی المعروف ابن کثیر (۷) کی کتاب ہے۔ جس میں حضرت عمر فاروقؓ کی تمام مرویات کو ایک مقام پر فقہی اعتبار سے نقل کر دیا ہے۔

۲۔ شروح کتب حدیث:

ان کتب میں احادیث مبارکہ پر لکھی گئی کتب کی تشریح و توضیح کی جاتی ہے۔ چاہے وہ کتاب جامع، سنن، مسند العرض جس بھی قبیل سے ہو۔ بعض مرتبہ کسی ایک حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے ایک کتابچہ تحریر کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح کی تمام کتب شروح حدیث کے زمرہ میں آئیں گیں۔ علم شرح حدیث کہتے ہیں۔

"علم شرح الحديث: علم باحث عن مرادرسول الله ﷺ من احاديثه الشريفة بحسب القواعد العربية و اصول الشرعية بقدر الطاقة البشرية۔"(۸)

(شرح الحدیث کے علم سے مراد ہے۔ وہ علم ہے، جس میں شرعی اصول و ضوابط اور عربی قواعد کی روشنی میں اپنی جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کے صرف کر کے آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ کی مفہوم اصلی کو جاننے کے لیے جستجو کی جاتی ہے۔)

چنانچہ سابقہ ادوار کی طرح آٹھویں صدی ہجری میں سابقہ کتب حدیث کی توضیح و تشریح پر متعدد کتب لکھی گئیں۔ان میں سے اکثر کتابیں بلاد اسلامیہ کے مختلف ممالک کے اشاعتی اداروں سے شائع ہو چکی ہیں۔ذیل میں چند اہم شروح کتب حدیث کو ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔احکام الاحکام شرح عمدة الاحکام: محمد بن علی بن وہب بن مطیع المعروف ابن دقیق العید (۹) کی کتاب ہے، جو کہ عمدۃ الاحکام کی شرح ہے۔ یہ کتاب فقہی ترتیب پر ہے۔ مؤلف "احکام الاحکام" کے عنوان کے ذیل میں راوی کا تعارف، عبارت کی توضیح اور احادیث سے مستنبط احکام کو بیان کرتے ہیں۔ جیسے کتاب الطلاق میں حدیث فاطمہ بنت قیس کی توضیح میں رقم طراز ہیں:

"وقوله "وهو غائب" فيه دليل على وقوع الطلاق فى غيبة المرآة۔ و هو مجمع عليه --- و الضمير فى قوله "وكيله" يعود على ابى عمرو بن حفص--- و قيل: اسمه عبد الحميد و قيل: اسمه احمد و قال بعضهم: ابو حفص بن عمرو --- قال: ابوعمرو بن حفص" اكثر"(۱۰)

(قول: وھو غائب میں عورت کی غیر موجودگی میں طلاق کے وقوع ہونے پر دلیل ہے۔اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے---وکیلہ میں ضمیر سے ابو عمرو بن حفص مراد ہیں۔ان کا نام عبدالحمید یا احمد ہے۔ بعض حضرات نے کہا کہ ابو عمرو بن حفص نہیں، بل کہ ابو حفص بن عمرو ہے---(بعض نے کچھ اور ذکر کیا۔البتہ) ابو عمرو بن حفص کے قائلین زیادہ ہیں۔)

۲۔النفح الشذى شرح الجامع الترمذى: ابن سید الناس کی شرح ہے۔ جس میں "باب ما جاء فى القرآت فى صلوة العشاء" کی روایات پر کی توضیح و تشریح کی گئی۔ مؤلف "الکلام علیہ" کے عنوان کے ذیل میں مذکورہ روایات کے دیگر طرق سند پر تفصیلی بحث کرتے ہیں۔ نقل مذاہب بھی ذکر کرتے ہیں۔(۱۱)

۳۔رياض الافهام فى شرح عمدة الاحكام: ابو حفص عمر بن علی بن سالم المعروف تاج الدین الفاکہانی (۱۲) کی کتاب ہے۔ جس میں انہوں نے عمدۃ الاحکام کی وضاحت کی ہے۔ کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"اردت ان اجمع فى هذا التعليق مايمضى فى آثناء ذلك (الكتاب) من المباحث المحققة، والفوائد المنقحة، مع شرح غريبه، والتنبيه على نكت من اعرابه، و البيان لاحكامه و الاستدلال باحاديثه و الايضاح لمشكلاته و التعريف برواته بحسب الامكان"(۱۳)

(میں نے ارادہ کیا کہ اس تعلیق میں غریب الفاظ کی تشریح، الفاظ کو درست انداز میں پڑھنے کا طریقہ بتلاوں، احکام کو بیان کرو، کتاب کی روایات سے مستنبط ہونے مسائل کا تذکرہ، اس کی مشکلات کی وضاحت کرو اور حتی الامکان روات کے حالات پر کلام کرنے کے ساتھ کتاب کی تحقیقی مباحث اور قیمتی فوائد سے متعلق تعریفات پر روشنی ڈالو۔)

۴۔الكاشف عن حقائق السنن المعروف شرح المشكاة للطيبى: الحسن بن محمد بن عبداللہ، شرف الدین الطیبی (۱۴) کی کتاب ہے۔ جس میں مشكاة المصابيح کی روایات کی نہایت تفصیل سے وضاحت کی گئی ہے۔مشكاة المصابيح کی پہلی شرح یہی کتاب ہے۔

۵۔شرح سنن ابن ماجه: اس کتاب کو "مغلطای بن قلیج بن عبداللہ الحنفی" (۱۵) نے تالیف کیا ہے، جس میں کتاب الطهارة اور کتاب

الصلاۃ "باب التسبیح للرجال فی الصلاۃ و التصفیق "تک کی توضیح و تشریح کی گئی ہے۔ جس میں حدیث کا حکم بیان کرنے کے علاوہ دیگر طرق کی نشاندہی کر کے اس بیں مذکورہ احکام اور مذاہب کا نقطہ نظر مدلل انداز میں بیان کرتے ہیں۔(۱۶)

۲۔**فتح الباری شرح صحیح البخاری** لابن رجب: زین الدین، عبد الرحمن بن احمد بن رجب بن الحسن، الدمشقی، الحنبلی (۱۷) کی کتاب ہے۔ ابن رجب اس شرح کو مکمل نہیں کر سکے۔ مذکورہ کتاب "کتاب الایمان، کتاب الغسل، کتاب الحیض، کتاب التیمم، کتاب الصلاۃ، کتاب مواقیت الصلاۃ، کتاب الآذان، کتاب الجمعۃ، ابواب صلاۃ الخوف، ابواب العیدین، ابواب الوتر، کتاب الاستسقاء، کتاب الکسوف، کتاب العمل فی الصلاۃ، کتاب السھو" پر مشتمل ہے۔

۳۔اصول حدیث:

علم حدیث کی مختلف شاخوں میں سے ایک اہم شاخ اصول حدیث ہے۔ ڈاکٹر محمود الطحان اس کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"ھو علم باصول وقواعد، یعرف بھا احوال السند والمتن، ومن حیث القبول والرد"(۱۸)

(وہ علم ہے جس کے ذریعے سند اور متن کے احوال کی معرفت حاصل کی جاتی ہے تاکہ حدیث کے قبول اور عدم قبول کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے۔)

سند کے احوال جاننے کا مطلب ہے کہ سند میں مذکورہ رواۃ کے حالات کو جان کر حدیث کا درجہ متعین کیا جائے۔ اس پر علماء کرام نے الگ سے کتب مرتب کیں۔ چنانچہ آٹھویں صدی ہجری میں رواۃ کے احوال سے متعلق اور عموماً اصول حدیث کی اصلاحات کی وضاحت میں یا سابقہ کتب اصول حدیث کی توضیح و تشریح پر جو کتب تحریر کی گئیں، وہ یہ ہیں:

۱۔**الاقتراح فی بیان الاصطلاح**: علامہ ابن دقیق العید کی کتاب ہے۔ جس میں انہوں نے علوم الحدیث کی مختلف انواع کو اختصار سے بیان کیا ہے۔ مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"ھذا نبذ من فنون مھمۃ فی علوم الحدیث، یستعان بھا علی فھم مصطلحات اھلہ ومقاصدھم ومراتبھم علی سبیل الاختصار والایجاز"(۱۹)

(یہ رسالہ علوم الحدیث کے فن کی اہم اصطلاحات پر مشتمل ہے۔ جس کے ذریعے سے مختصر اور جامع انداز بیں علوم الحدیث کی اصطلاحات کے مفہوم، مقاصد اور مراتب کو سمجھنے میں مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔)

کتاب کے آخر میں ۱۲۰ روایات صحیحہ نقل کی ہیں۔ جو کہ دو حصوں اور تین اقسام پر مشتمل ہیں:

I۔ حصہ اول (متفق علیہ روایات) پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے اس میں روایت کے الفاظ صحیح بخاری سے نقل کیے ہیں۔

II۔ حصہ دوم (مختلف فیہ روایات) اس حصہ میں ۸۰ روایات نقل کی ہیں۔ یہ دو قسم پر مبنی ہے۔ اول میں ۴۰ روایات صحیح بخاری سے اور دوم میں ۴۰ روایات صحیح مسلم سے۔

۲۔السنن الأبین والمورد الأمعن فی المحاکمة بین الإمامین فی السند المعنعن: محمد بن عمر بن محمد، ابو عبداللہ، محب الدین ابن الرشید الفھری السبتی(۲۰) کی کتاب ہے۔کتاب کی تفصیل کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"و احصر ذلک فی مقدمة وبابین، المقدمة فی بیان ما المتصل الذی لاا شکال فی اتصاله لیقام البناء علیه والباب الأول: فی ذکر المذاهب المنقولة عن العلماء فی الإسناد المعنعن وبیان حججها والمختار من ذلک۔والباب الثانی :فی الأدلة التی أتی بها مسلم رحمه الله فی مقدمة کتابه وما یتعلق بذلک۔۔۔ "(۲۱)

(یہ کتاب مقدمہ اور دو ابواب پر مشتمل ہے۔مقدمہ، متصل کی تعریف اور اس کی وضاحت میں ہے۔باب اول: سند معنعن کے بارے میں علماکے مذاہب نقل کرنے ،ایسی سند کے حجت ہونے اور اس بابت قابل عمل طریقہ کیا ہے، کے ذکر میں ہے۔باب دوم: ان ادلۃ کی وضاحت میں ہے۔جن کو امام مسلم نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں لائے اور اس کے متعلقات کے بارے میں)

۳۔رسوم التحدیث فی علوم الحدیث: برھان الدین ابواسحاق ابراہیم بن عمر بن ابراہیم بن خلیل الجعبری(۲۲) کی کتاب ہے، جس میں مقدمہ ابن الصلاح کو مد نظر رکھ کے اس کی تلخیص کرنے کے علاوہ مذیل ترجیح کے اصول اور مشکل مقامات کو آسان وفہم طریقے سے پیش کیا ہے۔

"کان کتاب الإمام العلامة الحافظ (تقی الدین) ابن الصلاح واسطة عقدها، وقد لخصت معاقدها فی تصنیف لطیف صنته عن الطغیان والتطفیف، وذیلته بتناقیح فقهیة، وتراجیح أصولیة، وتلاویح جدلیة، وحلیته بالترتیب"(۲۳)

(علامہ حافظ تقی الدین ابن الصلاح کی کتاب علوم الحدیث پر تحریری کتب کی ایک کڑی ہے۔اور میں اس کی مشکلات میں تخفیف کیا ہے ایک ایسی عمدہ کتاب میں جس کو میں نے طوالت اور زوائد سے محفوظ رکھا۔اس کے ذیل میں فقہی مباحث، اصولی ترجیحات اور اشارۃ اصطلاحات میں اختلافی نقطہ نظر کو بیان کیا اور اس کو عمدہ ترتیب سے مزین کیا ہے۔)

۴۔الباعث الحثیث الی اختصار علوم الحدیث: ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر المعروف ابن کثیر(۲۴) کی کتاب ہے۔جس میں انہوں نے ابوعبداللہ الحافظ النیساپوری کی کتاب اور امام ابو بکر بیہقی کی کتاب "المدخل الی کتاب السنن" کو ماخذ بنایا اور علوم حدیث کی مباحث کو اختصاراً ۶۴ عنوان میں بیان کیا ہے۔(۲۵)

۵۔النکت علی مقدمة ابن الصلاح: بدرالدین محمد بن عبداللہ الزرکشی(۲۶) کی کتاب ہے۔جو کہ مقدمہ ابن الصلاح کی شرح ہے۔کتاب کی وضاحت کے ساتھ ساتھ اس کو تنقیدی انداز میں جانچا گیا ہے۔اس شرح میں مؤلف نے جن باتوں کو مد نظر رکھا اس کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"الأول (بیان)ما أشکل ضبطه فیه من الأسماء والأنساب واللغات۔ الثانی حل ما یعقد فهمه۔الثالث بیان قیوده واحترازاته فی الرسوم و الضوابط۔الرابع التعرض لتتمات أمور مهمة أغفلها۔الخامس التنبیه علی أوهام وقعت له ۔۔۔ (۲۷)"

(اول:(مقدمہ ابن الصلاح) میں اسماء، انساب اور الفاظ کی مشکلات کی وضاحت۔ دوم:مشکل مقامات کوآسان وفہم انداز میں بیان کرنا، سوم: تعریفات اور قواعد میں قیود واحترازات کی وضاحت۔ چہارم: جن اہم امور کو ذکر نہیں کیا گیاان کاتذکرہ۔ پنجم:علوم الحدیث کی اصطلاحات کو نقل کرنے میں جہاں وہم ہوااس پر متنبہ کرنا۔۔)

یہ کتاب علوم الحدیث پر ابن الصلاح کی کتاب کو مآخذ اصلی بناکر اس کی وضاحت و تشریح اور تنقیح پر تحریر کی گئی ہے۔

4-کتب تراجم:

فن اسماءالرجال میں رواۃ کے احوال کو جمع کرنے پر جو کتب لکھی گئیں ان میں بعض تراجم کی ترتیب پر ہیں، تراجم سے مراد ہے:

"العلم الذی یعنی ببیان سیر الأعلام عامة وذکر حیاتهم الشخصیة ، ومواقفهم وأثرهم فی الحیاة وتأثیرهم "(۲۸)

(وہ علم ہے، جس میں رواۃ کے عمومی حالات بیان کیے جائیں۔ان کی حیات شخصیہ اور مقام ومرتبہ کو ذکر کیا جائے۔ان کی زندگی کے سابقہ حالات اوران کے اثرورسوخ(معاشرتی مقام ومرتبہ)کو بیان کیا جاتاہے۔(جس کی روشنی میں حدیث کے مقام ومرتبہ کاتعین کی جاتاہے۔)

یعنی خصوصیت سے ان شخصیات کے احوال کو معلوم کرنا جن سے نبی کریم ﷺ کی روایات مروی ہیں۔جن کتب میں رواۃ کے حالات موجود ہوتے ہیں،ان کو کتب تراجم کہاجاتاہے۔اس فن پر متعدد کتب لکھی گئیں۔آٹھویں صدی ہجری میں اس موضوع پر جو کتب تحریر کی گئیں اور وہ شائع ہو چکی ہیں۔ان میں سے چند یہ ہیں:

ا۔تهذیب الکمال فی اسماء الرجال:"یوسف بن عبدالرحمن بن یوسف،المزی(۲۹)کی تصنیف ہے۔اس کتاب میں"الکمال فی اسماء الرجال"(۳۰)میں مذکورہ کتب صحاح ستہ کے رواۃ کے علاوہ صحاح ستہ کے مؤلفین کی دیگر کو مد نظر رکھتے ہوئے رواۃ پر کلام کیا ہے۔کتاب کی ترتیب کو عمدہ کیا،اس میں مشکل مقامات کی توضیح کی۔رواۃ کے پیدائش اور وفات کو بیان کیا۔

"وبذلک زاد فی تراجم الاصل اکثر من الف وسبع مئة ترجمة --- وما قیل فیه من جرح أو تعدیل أو توثیق، وتاریخ مولده أو وفاته، ونحو ذلک، فتوسعت معظم التراجم توسعا کبیرا۔ رجع المزی إلی کثیر من الموارد الاصلیة التی لم یرجع إلیها صاحب الکمال---"(۳۱)

(اس کے ذریعے اصل تراجم میں ۱۷۰۰سو تراجم کااضافہ ہوا۔۔۔ جہاں کہیں جرح وتعدیل یاتوثیق میں،تاریخ ولادت ووفات میں اور اس جیسی مباحث میں،میں نے بھرپور وسعت سے کام لیاہے۔امام مزی نے بہت سے ایسے مراجع کی طرف مراجعت کی، جن کو صاحب الکمال نے مد نظر نہیں رکھا)

حافظ مزی نے الکمال کوبنیادی مآخذ بناکر اس پراضافہ کیا۔توضیح وتشریح اور تنقیح کی وجہ سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو گیا۔

۲۔جامع التحصیل فی احکام المراسیل:صلاح الدین ابوسعید خلیل بن کیکدی العلائی(۳۲)کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں نے حدیث مرسل کی وضاحت سے کلام کیا۔روایات مرسل پر بحث کی ہے۔کتاب کی ترتیب کاتذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"رتبته على ستة أبواب الباب الأول في تحقيق الحديث المرسل وبيان حده الباب الثاني في ذكر مذاهب العلماء فيه الباب الثالث في الاحتجاج لكل قول وبيان الراجح من ذلک۔۔۔ الباب السادس في معجم الرواة المحكوم على روايتهم بالإرسال"(۳۳)

(میں کتاب کو چھے ابواب پر مرتب کیا۔ باب اول: مرسل حدیث کی تحقیق اور تعریف کے بیان میں ہے۔ باب دوم: حدیث مرسل کے بارے میں علما کے مذاہب کے بیان میں۔ باب سوم: اس سلسلے میں ہر قول کو مدلل ذکر کرنے میں، ان میں سے راجح کے ذکر میں۔۔۔ باب ششم: جن مبہم رواۃ کے بارے میں ہے، جن کی روایات پر ارسال کا حکم لگایا گیا ہے۔)

۳۔**الوافی بالوفیات**: صلاح الدین خلیل بن ایبک بن عبداللہ الصفدی(۳۴) کی تالیف ہے۔ جس میں ابتداء میں تاریخ کے فوائد واہمیت اور بعد میں تاریخ پر لکھی گئی اہم کتب کا تعارف ذکر کر کے کتاب کی ترتیب اور اسلوب پر روشنی ڈالی ہے۔ لکھتے ہیں:

"قد اتيت في الترجمة النبوية بما لا غنى عن عرفانه ولا يسع الفاضل غير الاطلاع على بديع معانيه وبيانه وسردت ذكر من جاء بعده من المحمدين إلى عصري وأبناء زماني الذين أينع زهرهم في روض دهري ثم أذكر الباقين من حرف الألف إلى الياء على توالي الحروف"(۳۵)

(سب سے قبل میں نے آپ ﷺ کے ان حالات مبارکہ کا تذکرہ کیا، جن کی معرفت سے کسی کو بھی استغنا نہیں۔ ان احوال مبارکہ میں چھپے ہوئے اسرار پر علما کا مطلع ہونا ضروری ہے۔ پھر میں آپ ﷺ کے زمانہ سے لے کر اپنے زمانہ تک کے محمدین کے احوال کو ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام محدثین و علما کے تذکرہ میں حروف تہجی کو مد نظر رکھا گیا۔

کتاب میں سب سے قبل آپ ﷺ کے سیرت کو ذکر کیا۔ اس کے بعد ان شخصیات کے احوال بیان کیے جن کا نام محمد تھا۔

۴۔**الاحاطة فی اخبار غرناطه**: مذکورہ کتاب غرناطہ کے حالات کے بارے میں سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے مولف "محمد بن عبداللہ بن سعید السلمانی، الغرناطی، الاندلسی(۳۶) جو کہ لسان الدین ابن الخطیب کے نام سے مشہور ہیں، کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں غرناطہ کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے حضرات کے حالات بھی قلم بند کیے ہیں۔

"ذكرت الأسماء على الحروف المبوبة، وفصلت أجناسهم بالتراجم المترتبة، فذكرت الملوك والأمراء ، ثم الأعيان والكبراء ، ثم الفضلاء ، ثم القضاة، ثم المقرئين والعلماء ، ثم المحدثين والفقهاء۔۔۔الصلحاء ، والصوفية والفقراء ، ليكون الابتداء بالملک، والاختتام بالمسک، ولينظم الجميع انتظام السلک، وكل طبقة تنقسم إلى من سكن المدينة بحكم الأصالة والاستقرار"(۳۷)

(میں نے ناموں کو الف بائی ترتیب پر ذکر کیا ہے اور میں نے مختلف انواع کی تفصیلات ترتیب وار تراجم کی صورت میں کی ہیں۔ پس میں ملوک وامراء، پھر بڑے ومشہور لوگوں کا، پھر اہل فضل طبقہ کا، پھر قاضیوں کا، پھر قراء وعلماء کا، پھر محدثین وفقہاء کا۔۔۔ پھر صلحاء، صوفیاء اور فقراء طبقہ کے احوال ذکر کیے۔ تاکہ ابتداء بادشاہوں سے اور اختتام عمدہ چیز پر ہو۔ تاکہ سارے ایک ہی لڑی میں پرو جائیں اور ہر ایک طبقہ کی تقسیم

میں ان کی سکونت کو مد نظر رکھا گیا ہے۔)
یہ کتاب اندلس کی مختصر اور غرناطہ کی مفصل تاریخ بیان کرنے کے علاوہ وہاں کے مختلف طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات کے مفصل حالات پر مشتمل ہے۔

5-کتب طبقات:

فن اسماء الرجال میں بعض ایسی کتابیں تحریر کی گئیں۔ جن رواۃ کو مختلف طبقات (حصوں) میں منقسم کر کے مصنف اپنے زمانے تک کے تمام محدثین کے احوال کو قلم بند کرتے ہیں۔ طبقات سے مراد ہے:

"ھی عبارة عن جماعة اشترکوا فی السن-ولو تقریبا-ولقیا لمشایخ بآن یکون شیوخ ھذا شیوخ ذلک او یماثل و ربما اکتفوا باللاشتراک فی التلاقی"(۳۸)

(طبقات سے مراد وہ محدثین کی وہ جماعت جو ہم عمر ہو۔ یا عمر میں قریب ہوں۔ اور مشائخ سے استفادہ کرنے میں شریک ہوں۔ یا شیخ سے استفادہ کرنے میں مماثلت ہو۔ اور بسا اوقات صرف مشائخ سے استفادہ کرنے کے معاملہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔)

آٹھویں صدی ہجری میں رواۃ کے حالات پر طبقات کے عنوان سے جو کتب منظر شہود پر آئیں اور وہ شائع بھی ہو چکی ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

۱۔السلوک فی طبقات العلماء والملوک: محمد بن یوسف بن یعقوب، بھاء الدین الجندی (۳۹) کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں اہل یمن کے علماء اور بادشاہوں کے حالات زندگی کو بیان کیا ہے۔

"فأحببت حینئذٍ وضع کتاب أجمع فیه غالب علمائه وأذکر مع ذکر کل ما ثبت من حاله مولدا ونعتا ووفاة بعد أن أضم إلی ذلک إشارة من اعتقد أن إشارته حکم ۔۔۔"(۴۰)

(مجھے یہ بات پسند آئی کہ یمن کے اکثر محدثین کے حالات سے متعلق کتاب جمع کروں اور اس میں ان حضرات کی پیدائش، اوصاف حمیدہ اور وفات کو ذکر کروں، اس کے ساتھ بادشاہان یمن کے حالات کو بھی بیان کروں۔)

۲۔طبقات علماء الحدیث: محمد بن احمد بن عبد الهادی المقدسی الجماعیلی، الدمشقی (۴۱) کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں صحابہ کرام سے لے کر اپنے زمانہ تک کے محدثین کے حالات مختصراً بیان کیے۔ سب سے قبل خلفاء الرشدین کے احوال بعد ازاں دیگر، صحابہ، تابعین الخ۔

"فھذا کتاب مختصر یشتمل علی جملة من الحفاظ من اصحاب النبیﷺ و التابعین ومن بعدھم"(۴۲)

(اس مختصر کتاب میں صحابہ کرامؓ، تابعین اور ان کے بعد کے دیگر حضرات میں سے حفاظ حضرات کے احوال کو بیان کیا گیا ہے۔)

۳۔تذکرة الحفاظ: شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی (۴۳) کی تالیف ہے۔ ماہرین اسماء الرجال نے تمام رواۃ کو ذہنی صلاحیتوں اور قوت حفظ اور بیان روایت کی وجہ سے مختلف درجات میں منقسم کیا ہے۔ الذہبی نے اس کتاب میں صحابہ کرامؓ کے احوال کے بعد ان رواۃ کے حالات کو بیان کیا ہے۔ جن کا لقب "الحافظ" تھا یعنی درجہ حفاظ اور اس سے مقدم درجات کے رواۃ کے احوال بیان کیے

ہیں۔ کتاب طبقات پر منقسم ہے۔

"جمع فیھا من لقب بالحفاظ بالمعنی الذی یشمل الحافظ والحجۃ فما فوق"(۴۴)ان رواۃ کے حالات کو قلم بند کیا، جو کہ حافظ حدیث کے لقب سے مشہور ہیں۔یعنی یہ کتاب حافظ الحدیث اور ان سے بلند مرتبہ رکھنے والے رواۃ کے حالات پر مشتمل ہے۔)

۴۔**الاکمال فی ذکر من لہ روایۃ فی مسند الامام احمد من الرجال سوی من ذکر فی تھذیب الکمال:** شمس الدین، ابو المحاسن، محمد بن علی بن الحسن الحسینی(۴۵) کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں نے حروف تہجی کی ترتیب پر ان رواۃ کے احوال کو بیان کیا ہے۔ جن کا تذکرہ تھذیب الکمال میں موجود نہیں۔

۵۔**طبقات الشافعیہ الکبری:** عبدالوھاب بن علی بن عبدالکافی السبکی(۴۶) کی کتاب ہے۔ جس میں بلاد اسلامیہ کے ان تمام محدثین کے حالات کو بیان کیا ہے۔ جو شافعی المسلک تھے۔ان تمام محدثین کے احوال مختلف کتب میں بکھرے ہوئے تھے تو مؤلف نے ان کو ایک مقام پر جمع کردیا۔

"فلما رأیت التصانیف فی ہذا الباب کثیرۃ ۔۔۔شرعت فی مقصود ھذا المجموع وبا نحن نخوض بحار المقصود الأعظم ونجری فی کل طبقۃ علی حروف المعجم ونأتی بترتیب أشرح فیہ الاختیار الحسن والجم"(۴۷)

(اس موضوع پر متعدد کتب تالیف ہو چکی تھیں۔۔۔(اس لیے ابتدائی بحثوں کو ذکر کرنے کی بجائے) میں اصلی مقصد کی جانب متوجہ ہوا اور یہاں عظیم مقصد کے سمندر کی طرف بڑھتے ہیں۔(جس سے نہایت عرق ریزی کے ساتھ منتخب حضرات کے احوال کو مختلف درجات میں بیان کیا۔) ہر طبقہ میں رواۃ کے احوال کو حروف تہجی کے اعتبار سے ذکر کیا۔اور عمدہ ترتیب اور جامع مضمون کے ساتھ ہر ایک کا تذکرہ کیا۔)

انہوں ان محدثین وعلما کے حالات بیان کیے جو شافعی المشرب تھے۔ان کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا اور نام کو ذکر کرنے میں حروف تہیجی کو ملحوظ رکھا۔

6۔کتب التخریج والزوائد:

ان سے وہ کتب مراد ہیں جن میں کسی بھی کتاب میں مذکور روایات کو اصل مآخذ کے ساتھ ایک مقام پر جمع کیا جاتا ہے۔ تخریج حدیث کی محققین نے مختلف تعریفیں ذکر کی ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے:

''اصطلاحی لحاظ سے تخریج حدیث کا مطلب ہے۔اس حدیث کو اس کتاب کی طرف منسوب کرنا جس میں ابتداء میں بیان ہوئی ہو۔ خواہ وہ کتاب مسند ہو یا جامع، سنن ہو یا معجم، اگر ابتدائی طور پر کسی بھی اصل کتاب میں ہو، خواہ وہ چھوٹی کتاب ہو۔''(۴۸)

اور زوائد سے مراد اضافہ ہے۔اس کی مختلف تعریفات کی گئی ہیں، جن میں ایک یہ ہے:

"علم یتناول افراد الاحادیث الزائدۃ فی مصنف رویت فیہ الاحادیث باسانید مؤلفہ، علی احادیث کتب الاصول الستۃ بتمامہ لایوجد فی الکتب المزید علیھا، او ھو فیھا عن صحابی آخر او من حدیث شارک فیہ زیادۃ مؤثرۃ عندہ"(۴۹)

(یہ وہ علم ہے جس میں کتب صحاح ستہ کی تمام کتب کی وہ زائد روایات جو مؤلف تک اپنے طریق سے پہنچنے والی زائد روایات کو جمع کرنا یا وہ روایات کسی دوسرے صحابی مروی ہو یا کسی حدیث کے زائد الفاظ کی وجہ سے ان کو نقل کرنا (حدیث کے مفہوم میں ان کی اہمیت کے پیش نظر)"

کتب التخریج

سابقہ کتب کی تخریج پر آٹھویں صدی ہجری میں جو کتب لکھی گئیں، ان میں سے چند کتب یہ ہیں:

۱۔الإلمام بأحاديث الأحكام: ابن دقیق العید (۵۰) کی کتاب ہے۔ماہرین اسماءالرجال کی توثیق شدہ روات کی روایت بیان کرتے ہیں:

"شرطي فيه أن لا أورد إلا حديث من وثقه إمام من مزكى رواة الأخبار، وكان صحيحا على طريقة (بعض) أہل الحديث ر الحفاظ، أو أئمة الفقه النظار، فإن لكل منہم مغزىً قصده و سلكه، وطريقاً أعرض عنه وتركه، وفي كل خير"(۵۱)

(میری شرائط اس میں یہ ہیں کہ میں اس راوی کی روایت نقل کروں گا، جس کی تصدیق کسی ماہر فن اسماالرجال نے کی ہو۔اور وہ روایت کسی محدث، حافظ یا کسی فقہی امام کے نزدیک صحیح ہو، اس لیے کہ ان میں ہر ایک اپنا مخصوص اسلوب اور انداز جسے اس نے اپنایا اور نظر انداز کرنے اور ترک کرنے کا اپنا انداز ہے اور ہر ایک میں خیر ہے۔)

روایت کتب احادیث میں کہاں کہاں مذکور ہے۔روایت کا درجہ بھی ذکر کرتے ہیں:'

'اخرجه أبو داود من حديث عبد الرحمن بن حبيب، وأخرجه الحاكم، وقال: ہذا حديث صحيح الإسناد. وعبد الرحمن بن حبيب ہاذا ابن أردک من ثقات المدنيين، ولم يخرجاه"(۵۲)

(یعنی ابوداؤد نے یہ روایت عبدالرحمن بن حبیب کے طریق سے نقل کی اور اسی طریق سے امام حاکم نے نقل کر کے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔عبدالرحمن مدنی ہیں اور ثقات میں شمار ہوتے ہیں۔شیخین نے ان کے طریق سے روایت نقل نہیں کی۔)

مذکوہ کتاب میں مصنف نے احکام کی روایات کو نقل کیا ہے اس لیے اس کو فقہ الاحکام کی کتاب بھی شمار کر سکتے ہیں۔

۲۔تخريج الاحاديث و الآثار الو اقعة فى تفسير الكشاف للزمخشري: جمال الدین، ابو محمد، عبد اللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی (۵۳) کی کتاب ہے۔جس میں تفسیر الکشاف میں موجود احادیث اور آثار کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔مؤلف روایت نقل کر کے اس مخرج، اگر سہو ہو گیا تو اس کو وضاحت اور دیگر طرق کی طرف "قلت" کے ذریعے نشاندہی بھی کرتے ہیں:

"قلت رواه ابن حبان في صحيحه والحاكم في مستدركه من حديث أبي أمامة عن عبادة بن الصامت --- ورواه أحمد وإسحاق بن راہويه في مسنديہما قال الحاكم على شرط مسلم"(۵۴)

(میں کہتا ہوں: اس روایت کو ابن حبان نے اپنی کتاب "صحیح" میں، حاکم نے مستدرک میں ابوامامہ عن عبادۃ بن الصامت کے طریق سے نقل کیا۔۔۔اور احمد (بن حنبل) نے مسند امام احمد میں اور اسحاق بن راھویہ نے اپنی کتاب مسند میں اس روایت کو ذکر کیا۔حاکم کہتے ہیں کہ یہ روایت امام مسلم کی شرائط پر پوری اترتی ہے۔)

.۳-نصب الر اية لآحاديث الهداية. یہ کتاب بھی جمال الدین، ابو محمد، عبداللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی تصنیف ہے۔جس میں فقہ حنفی

کی کتاب ''الھدایۃ'' میں مذکور احادیث کو ایک کتاب میں اکٹھا کیا گیا ہے۔ صاحب الھدایۃ نے اگر حدیث کا کچھ نقل کیا ہے، تو اس کو ذکر کرکے اس کے تمام طرق اور حدیث کا درجہ وغیرہ پر کلام کرتے ہیں:

"قلت: أخرجه البخاری، ومسلم عن الأسود عن عائشة ـ‌ـ‌ـ وأخرج الترمذی، والنسائی، وابن ماجه عن عكرمةعن ابن عباسٍ ـ‌ـ‌ـ قال الترمذی:حدیث حسن صحیح۔وہذا الیہودی اسمه:أبو الشحم، ہکذا وقع مسمی فی سنن البیہقی "(۵۵)

(اس روایت کو بخاری اور مسلم نے اسود عن عائشہؓ کے طریق سے نقل کیا۔۔۔امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے عکرمۃ عن ابن عباس کے طریق سے نقل کیا ہے۔۔۔امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس مذکور یہودی کا نام ابوالشحم تھا۔ یہی سنن البیہقی میں بھی مذکور ہے۔)

۴۔**المقرر علی ابواب المحرر**: یوسف بن ماجد بن ابی المجد المقدسی الحنبلی(۵۶) کی تالیف ہے۔ جس میں ہر فقہی باب میں مذکور احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔ کتاب کے انداز تحریر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا۔

"جعلت مااخرجه البخاری ومسلم ـ‌ـ‌ـ نذكر من رواه ان شاء الله ـ فالخمسة هم: الامام احمد، و اصحاب السنن الاربعة۔ واذا ابتدآت بذكر حدیث عن صحابی ـ‌ـ‌ـ و اشرت فیه الی شیء یسیر من الجرح و التعدیل مماوقع لی مع كونی مزجی البضاعةوفی هذا الصناعة۔"(۵۷)

(بخاری اور مسلم کی روایات پر کسی طرح کی کوئی علامت ذکر نہیں کی۔۔۔بقیہ رواۃ کی روایات کے مخرج کو ذکر کریں گے۔ وہ پانچ کتب: امام احمد کی مسند اور صحاح ستہ کی چاروں سنن ہیں۔ اور میں نے صحابی کی حدیث کے ذکر کرنے میں اس بات کا اہتمام کیا کہ ان سے اس باب میں اور کون سی روایت منقول ہے۔۔۔اور اپنے مزاج اور علمی قابلیت کے مطابق آسانی کے ساتھ جرح وتعدیل کے فن کے ذریعے کتاب ہیں واقع خرابی کو دور کیا۔)

کتب الزوائد

کتب حدیث پر زوائد تحریر کرنے کا رجحان سابقہ ادوار سے چلا آرہا تھا۔ اسی وجہ سے آٹھویں صدی ہجری میں بھی اس نوع پر کتب تالیف کی گئیں، ان میں سے چند کا تعارف پیش خدمت ہے:

ا۔**تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**: جمال الدین یوسف بن عبدالرحمن المزی(۵۸) کی کتاب ہے۔ مقدمہ میں کتاب کی وجہ تصنیف کی جانب اشارہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"فإنی عزمت علی أن أجمع فی ہذا الكتاب إن شاء الله تعالی أطراف الكتب الستة التی ہی عمدة أہل الاسلام وعلیہا مدار عامة الأحكام ـ‌ـ‌ـ رتبته علی نحو ترتیب كتاب أبی القاسم فإنه أحسن الكل ترتیباً و أضفت إلی ذلک بعض ما وقع لی من الزیادات التی أغفلوہا ـ‌ـ‌ـ سمیته:"تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف"(۵۹)

(میں نے ارادہ کیا کہ اس کتاب ہیں اللہ تعالی کی توفیق اور مدد کے ذریعے کتب ستہ جن پر اھل اسلام کا اعتماد اور عمومی احکام کا مدار بھی انہی پر ہے، (میں موجود روایات کے) کی اطراف کو جمع کرو۔۔۔اس کتاب کو ابوالقاسم کی کتاب کی ترتیب پر مرتب کیا ہے، جو کہ نہایت عمدہ ترتیب

پر ہے۔ میں نے اس میں بعض ایسے مقامات پر اضافہ بھی کیا ہے، جس سے دیگر غافل رہے۔۔۔ میں اس مجموعہ کا نام: تحفۃ الاطراف بمعرفۃ الاشراف رکھا۔)

۲۔المحرر فی الحدیث: محمد بن احمد بن عبد الھادی المقدسی الجماعیلی، الدمشقی(۶۰) کی تصنیف ہے۔ جس میں انہوں نے مشہور محدثین کی کتب سے روایات کو اخذ کر کے احکام شرعیہ کی ترتیب پر نقل کر دیا ہے۔ کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

ذكرت بعض من صحح الحديث أو ضعفه، والكلام على بعض رواته من جرح أو تعديل، واجتهدت في اختصاره وتحرير ألفاظه، ورتبته على ترتيب بعض فقهاء زماننا ليسهل الكشف منه۔۔۔"(۶۱) میں نے بعض وہ روایات ذکر کیں، جو صحیح ہیں یا ضعیف (حسن وغیرہ) اور جرح وتعدیل کے اعتبار سے بعض رواۃ پر کلام کیا۔ روایت کو اختصار اور اس کے الفاظ کو ضبط کرنے میں کوشش کی اور کتاب کو، احادیث کو اپنے زمانہ کے دستور کے مطابق فقہی ترتیب پر مرتب کیا، تاکہ اس سے استفادہ کرنے اور روایت واحکام سے مطلع ہونے پر آسانی رہے۔)

۳۔جامع المسانيد والسنن الهادی لأقوم سنن: اسماعیل بن عمر بن کثیر المعروف ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) کی کتاب ہے۔ انہوں نے کتب صحاح ستہ، مسند امام احمد، مسند ابی البزار، مسند الحافظ ابی یعلی الموصلی اور المعجم الکبیر للطبرانی کی مرویات کو مذکورہ کتاب میں جمع کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

"أذكر في كتابي هذا مجموع ما في هذه العشرة، وربما زدت عليها من غيرها، وقل ما يخرج عنها من الأحاديث مما يحتاج إليه في الدين"(۶۲)

(میں نے اس مجموعہ میں دس کتب کی روایات کو جمع کیا۔ بسا اوقات ایسی روایت ذکر کی جو ان میں نہیں تھی اور بہت کم ایسے ہوا کہ احکام دین سے متعلق روایات اس میں ذکر کرنے سے رہ گی ہو۔)

کتاب کی ترتیب کی وضاحت ان الفاظ میں ذکر کی ہے:

"شرطي فيه أني أترجم كل صحابي له رواية عن رسول الله(ﷺ) مرتباً على حروف المعجم، وأورد ۔۔۔ في الكتب وما تيسر لي من غيرها"(۶۳)

(میرا اسلوب اس کتاب میں یہ رہا ہے کہ میں نے جن صحابہ کرام کے حالات ذکر کیے، وہ حروف تہجی کی ترتیب پر ہیں اور ان سے تمام کتب حدیث میں جو روایات مروی ہیں، ان کو بیان کیا اور ان کے علاوہ سے جو مجھے آسانی سے میسر آئیں ان کو بھی کر دیا ہے۔)

کتب زوائد پر لکھی گئی کتب میں یہ کتاب بہت اہم ہے۔ جس میں دس کتب کی روایات اور صحابہ کرام کے حالات بھی ذکر کرنے کے ساتھ صحابی رسول ﷺ کی ان روایات کو بھی ذکر کیا، جو ان کتب کے علاوہ دیگر کتب میں موجود تھیں۔

7۔الاجزاء الحديثية

حدیث پر لکھی گئی کتابوں میں ایک قسم جزء حدیث کی ہے۔ اس کی تعریف یہ ہے:

"١۔تالیف الاحادیث المرویة عن رجل واحد من الصحابةؓ ومن دونہم(کجزء ابی بکرؓ وجزء عمر وغیرہما)،٢۔او جمع احادیث فی موضوع واحد کجزء قیام اللیل للمروزی،٣۔ او جمع الفائدالحدیثیة کالوحدانیات والثنائیات الی العشاریات ومنه کتاب الوحدان للامام مسلم" (٦۴)

(اول: صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک صحابی کی روایات کو یا ان کے علاوہ کسی دوسرے صحابی کی روایات کو ایک مقام پر اکٹھا کرنا۔(جیسے حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ کا جزاور ان کے علاوہ دیگر کے اجزاء)۔دوم: یا کسی ایک موضوع سے متعلقہ روایات کو جمع کرنا جیسے جزء قیام اللیل، مروزی کی کتاب ہے۔سوم: حدیث کے فوائد کو مد نظر رکھتے ہوئے روایات جمع کرنا۔ جیسے واحدانیات، ثنائیات، عشاریات تک۔ جیسے امام مسلم کی تصنیف کتاب الواحدان)

اجزاءالحدیثیہ پر ہر زمانہ میں کتب منظر عام پر آتی رہی ہیں۔آٹھویں صدی ہجری میں اس موضوع لکھی گئیں کتب میں سے چند یہ ہیں:

١۔جزء فیه مصافحات الامام مسلم والامام النسائی: شرف الدین، ابو محمد، عبدالمؤمن بن خلف الدمیاطی الشافعی(٦۵)کا رسالہ ہے۔ جس میں انہوں اپنے طریق سے امام مسلم اور امام نسائی سے ان روایات کو نقل کیا جو مصافحہ سے متعلق تھیں۔

٢۔نفحات النسمات فی وصول اهداء الثواب لاموات: شمس الدین، ابوالعباس، احمد بن ابراہیم بن عبدالغنی السروجی (٦٦) کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں وفات پانے والوں تک بھیجے جانے والے انعامات اور ثواب پر روایات بیان کی ہیں۔

٣۔المنتقی من الفوائد الحسان فی الحدیث: یوسف بن عبدالرحمن بن یوسف المزی کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں نے صدقہ کے فوائد سے متعلق روایات کو ایک کتاب میں جمع کیا ہے۔اس رسالہ میں ۵۵ روایات مذکور ہیں۔(٦٧)

۴۔اثبات الشفاعة: شمس الدین، محمد بن احمد بن عثمان الذہبی کا یہ رسالہ شفاعت کے اثبات پر ہے، جس میں ۲۴ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضرت حسن بصری کے اقوال کو ملا کر ٦٦ مرویات کو نقل کیا گیا ہے۔(٦٨)

8۔کتب الزھد والرقاق والآداب والأذکار

اس میں وہ کتب حدیث شامل ہو گئیں، جن میں ان تمام موضوعات پر یا کسی ایک سے متعلق مرویات کو جمع کیا گیا ہو۔آٹھویں صدی ہجری میں ان موضوعات پر لکھی گئی، ان میں سے چند یہ ہیں:

١۔الکلم الطیب: ابن تیمیہ، تقی الدین، احمد بن عبدالحلیم الحرانی، الحنبلی الدمشقی(٦٩) کی کتاب ہے۔ کتاب میں مسنون ادعیہ سے متعلق نبی کریم ﷺ کی روایات کو نقل کیا ہے۔(٧٠)

٢۔سلاح المؤمن فی الدعاء: محمد بن محمد بن علی المعروف بابن الامام(٧١) کی کتاب ہے۔ جس میں روایات صحیح اور حسن کی روشنی میں ادعیہ اور اذکار کو ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"إنی قد جمعت فی ہذا الکتاب جملة من الأدعیة والأذکار المرفوعة إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم دائرة بین

الصحیح والحسن"(۷۲)

(میں نے اس کتاب میں ان تمام دعاؤں اور اذکار کو جمع کیا ہے، جو مرفوعا نبی کریم ﷺ سے بطریق صحیح یا حسن مذکور ہیں۔)

۳۔**الکبائر**: شمس الدین، محمد بن أحمد بن عثمان الذہبی۔ یہ کتاب امام ذہبی کی طرف منسوب ہے۔(واللہ اعلم(۷۳)

۴۔**الآداب الشرعیة والمنح المرعیة**: ابوعبداللہ، محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، شمس الدین المقدسی الحنبلی(۷۴) کی تصنیف ہے۔ کتاب کے موضوع کو ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"فهذا كتاب يشتمل على جملة كثيرة من الآداب الشرعية، و المنح المرعية، يحتاج الى معرفته او معرفة كثير منه كل عالم او عابد وكل مسلم"(۷۵)

(یہ کتاب ان تمام آداب اور اصول و قواعد پر مشتمل ہے، جن کی معرفت ہر عالم، عابد اور ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے یا ان میں سے اکثر کا جاننا نہایت ضروری ہے۔)

اس کتاب میں زندگی کے اصول وآداب کے بیان کے ساتھ مختلف اہم مسائل پر کلام نہایت عمدہ انداز میں کیا گیا ہے۔

۵۔**تسلیة أہل المصائب**: شمس الدین المنبجی، محمد بن محمد بن محمد(۷۶) کی کتاب ہے، جس میں تکالیف و مصائب برداشت کرنے والوں کے لیے تسلی واطمینان سے متعلق روایات نقل کی گئی ہیں۔ روایات کو نقل کرکے اس کے الفاظ کی تشریح وتوضیح بھی کرتے ہیں۔

۶۔**اسباب المغفرة**: ابن رجب الحنبلی زین الدین عبدالرحمن بن احمد(۷۷) کی کتاب ہے۔ جس میں مغفرت کے اسباب پر بات کی گئی ہے۔ ابن رجب نے اس موضوع پر نہایت عمدہ کتب تحریر کی ہیں، جن کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ذیل میں ان کی مذکورہ موضوع پر لکھی گئی کتب کے نام درج کیا جاتا ہے، جو کہ شائع ہو چکی ہیں:

I۔كشف الكربة فی وصف أہل الغربة ii۔التخويف من النار و التعريف بحال دار البوار

iii۔الفرق بين النصيحة والتعيير iv۔اهوال القبورو احوال اهلها الى النشور

v۔لطائف المعارف vi۔تسلية نفوس النساء والرجال عند فقد الاطفال(۷۸)

یہ کتب ترغیب وترہیب، نصائح، مصائب کو برداشت کرنے پر فضائل، معارف الٰہیہ کی طلب میں جستجو کرنا، اس کی اہمیت وفضیلت اور آخروی زندگی کی تیاری کی جانب توجہ دینے سے اہم مضامین پر مشتمل ہیں۔

9۔کتب الاربعون

اس مراد وہ کتب حدیث ہیں جن میں ۴۰ روایات کو جمع کرنے کا التزام کیا جاتا ہے۔ اربعون کی تعریف یہ ہے۔

"يجمع فيها الاحاديث فی باب واحد اوفی ابواب شتی بسند واحد، او باسانيدمتعددة"(۷۹)

(اربعین سے مراد وہ مجموعہ حدیث ہے، جس میں ایک ہی باب سے متعلق احادیث نقل کی جائیں یا ایک ہی سند سے مختلف ابواب کی روایات یا

متعدد اسانید سے احادیث کو ذکر کیا جائے۔)

متعدد محدثین نے اس طرح کی کتب تحریر کی ہیں۔آٹھویں صدی ہجری میں بھی اس موضوع پر یا اس عنوان کی کتب کی تشریح و توضیح پر کتابیں تالیف کی گئیں۔ان کتب میں سے چند یہ ہیں:

ا۔**شرح الاربعین النوویة فی الاحادیث الصحیحة النبویة**ﷺ:ابن دقیق العید، محمد بن علی بن وہب بن مطیع کی کتاب ہے۔اس میں امام نووی کی کتاب ''الاربعین'' میں روایات کی تشریح کی گئی ہے۔(۸۰)

۲۔**الأربعون التیمیة**: تقی الدین، احمد بن عبد الحلیم المعروف ابن تیمیہ کی تصنیف ہے۔(۸۱)

۳۔**کتاب الأربعین فی صفات رب العالمین**: شمس الدین، محمد بن أحمد بن عثمان الذہبی کی کتاب ہے۔صفات باری تعالیٰ سے متعلق ۴۰ روایات کو جمع کیا ہے۔(۸۲)

الحاصل

فتنہ تارتار کے وقت ہونے والے علمی نقصان کو اس صدی کے علما و مفکرین نے پورا کیا۔ سابقہ کتب پر کام کر کے علمی ورثہ کا تحفظ کیا۔ وہیں علمی تشنگی کو دور کرنے کا سامان بھی مہیا کیا۔ اپنی فکری کاوشوں کے ذریعے تتبع کا رستہ اپنایا، نیز علمی اور فکری جمود کے خاتمے کے لیے علمی و عملی جدوجہد کی۔ جس کے نتیجہ میں آٹھویں صدی ہجری میں علم حدیث اور اصول حدیث میں نہایت اہم کتب منصہ شہود پر آئیں، جو بعد کے محدثین اور علماء کے لیے مآخذ کا درجہ رکھتی ہیں۔ مختلف سابقہ کتب حدیث کی شروحات، تخریجات و زوائد لکھی گئیں۔ اس کے علاوہ تفسیر اور فقہ میں مذکور روایات اور آثار کی تخریج کا کام بھی کیا گیا۔ رواۃ کے حالات سے متعلقہ سابقہ کتب کو سامنے رکھتے ہوئے ان میں پائی جانے والی مشکلات کو دور کیا، ترتیب کو عمدہ کرنے کے علاوہ ان کی توضیح و تشریح اور تنقیح کی۔ اپنے انداز کے مطابق رواۃ کے حالات کو نئے انداز سے پیش کیا۔

آٹھویں صدی ہجری میں مذکورہ موضوعات پر ہونے والا متعدد کام شائع ہو چکا ہے۔ جس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اس صدی میں ابن دقیق العید، علامہ ابن تیمیہ، ابن سید الناس، امام یوسف المزی، امام طیبی، امام خطیب التبریزی، ابن قیم، تاج الدین السبکی، ابن کثیر اور ابن رجب جیسے بڑے محدثین نے ایسے نقوش چھوڑے جو بعد والوں کے لیے مرجع کا ذریعہ بنے۔

مصادر و مراجع

ا۔ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، نزھة النظر فی ضیح نخبة الفکر، مطبع سفیر، ریاض ۱۴۲۲ھ، ص ۱۳۰

۲۔ قاسم بن یوسف ۶۷۰ھ میں بلنسیہ میں پیدا ہوئے تحصیل علم کے لیے تونس، اسکندریہ، قاہرہ، حجاز مقدس، اور شام کا سفر کیا محدثین میں شمار ہوتا ہے ان کی وفات ۷۳۰ھ میں ہوئی (تفصیل دیکھیں، ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنة، مکتبہ مجلس دائرۃ المعارف، ھند، ج 4، ص ۲۸۰)

۳۔التجیبی، قاسم بن یوسف، برنامج التجیبی، الدار العربیة، لیبیا، ۱۹۸۱ء، ص ۸

۴-ان کا نام محمد بن عبداللہ لقب ولی اللہ اور کنیت ابوعبداللہ ہے تبریز میں خطیب ہونے کی وجہ سے مشہور ہیں ان کی وفات ۷۴۱ھ میں ہوئی (تفصیل دیکھیں، ابو الفلاح، شذرات الذهب ، دار کثیر، دمشق، ۱۹۸۶ء، ۱/ ۶۰)

۵-التبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکاۃ المصابیح، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۹۸۵ء، ۱/ ۳

۶-ایضا، ص ۶-۷

۷-ابوالفداء اسماعیل بن کثیر، کی پیدائش ۷۰۰ھ میں ہوئی اپنے زمانے کے محدث فقیہ، مورخ اور مفسر تھے ان کی وفات شعبان ۷۷۴ھ میں ہوئی (السیوطی، عبد الرحمن بن ابو بکر، طبقات الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۳ھ، ص ۵۳۴)

۸-طاش کبری زادہ احمد بن مصطفی، مفتاح الصيادة، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۸۵ء ۲، ۱/ ۳۴۱

۹-محمد بن علی بن وہب المعروف ابن دقیق العید اپنے وقت کے مشہور محدث تھے ان کی پیدائش ۶۲۵ھ میں ہوئی ان کی کنیت ابوالفتح، لقب تقی الدین اور نسبت القشیری ہے دمشق، اسکندریہ، اور مصر کے جید علماء سے شرف تلمذ حاصل کیا، قاضی کے عہدہ پر فائز رہے ان کی وفات مصر میں رمضان المبارک ۷۰۲ھ میں ہوئی (الذہبی، محمد بن عثمان، تذكرة الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۴/ ۱۴۸۳)

۱۰-ابن دقیق العید، محمد بن علی، احکام الاحکام شرح عمدة الاحكام، مطبعۃ السنۃ المحمدیۃ، القاہرۃ، ص ۱

۱۱-ابن سید الناس، محمد بن محمد، النفح الشذی شرح جامع الترمذی، دار الصمیعی للنشر، ریاض، ۲۰۰۷، ۲/ ۵۰-۵۱

۱۲-عمر بن علی بن سالم الفاکھانی کے نام سے مشہور تھے مشہور قول کے مطابق ۶۵۴ھ میں سکندریہ میں پیدا ہوئے مالکی تھے ان کی وفات ۷۳۱ یا ۷۳۴ھ میں سکندریہ میں ہوئی ان کو حدیث، علم النحو اور فقہ میں کمال حاصل تھا (مقدمہ رياض الافهام فی شرح عمدة الاحكام، دار النوادر سوریا، ۲۰۱۰ھ، ۱/ ۱۱-۱۳

۱۳-الفاکھانی، عمر بن علی بن سالم، رياض الافهام فی شرح عمدة الاحكام ، دار النوادر، سوریا، ۲۰۱۰ء، ۱/ ۶

۱۴-الحسن بن محمد بن عبداللہ، الطیبی اپنے زمانہ میں معانی و بیان، علم العربیۃ، حدیث اور تفسیر میں بہت مشہور تھے ان کی وفات شعبان 743ھ میں ہوئی- (السیوطی، عبدالرحمن بن ابو بکر، بغية الوعاة، المکتبۃ العصریۃ، بیروت، ۱/ ۵۲۲-۵۲۳)

۱۵-مغلطای بن قلیج البکجری المصری الحنفی ۶۸۹ھ میں پیدا ہوئے ترکی الاصل تھے محدث، مورخ اور فقیہ تھے مدرسہ ظاہریہ میں ابن سید الناس کے بعد درس حدیث کی خدمت پر فائز رہے ان کی وفات مصر میں ۷۶۲ھ میں ہوئی (مغلطائی بن قلیج، شرح ابن ماجه لمغلطائی، مکتبۃ نزار مصطفی الباز، سعودی عرب، ۱۹۹۹ء، ۱/ ۵-۷)

۱۶-مغلطائی بن قلیج، شرح ابن ماجه لمغلطائی، مکتبۃ نزار مصطفی الباز، سعودی عرب، ۱۹۹۹ء، ۱/ ۹۷۹-۹۸۴

۱۷-زین الدین عبدالرحمن بن احمد بن رجب، السلامی البغدادی الدمشقی کی پیدائش ۷۰۴ھ میں بغداد میں ہوئی بعد ازاں ہجرت کر کے مستقل دمشق میں سکونت اختیار کی اپنے زمانہ کے محدث، فقیہ اور واعظ تھے آپ کی وفات ۷۹۵ھ میں ہوئی (السیوطی، عبدالرحمن بن ابو بکر، ذيل طبقات الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ص ۲۴۳)

۱۸-الطحان، محمود بن احمد، تيسير مصطلح الحديث، مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع، الریاض، ۲۰۰۴ء، ص ۱۷

۱۹-ابن دقیق العید، محمد بن علی، الاقتراح فی بيان الاصطلاح، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ص ۱

۲۰-ابوعبداللہ محمد بن عمر بن محمد، محب الدین ابن رشید الفہری سبت میں ۶۵۷ھ پیدا ہوئے آپ نے علم کے لیے مصر، شام اور حرمین شریفین کا سفر کیا انہوں نے نحو، اصول حدیث اور قصائد پر کتب تالیف فرمائی، ان کی وفات فاس میں ۷۲۱ھ میں ہوئی (الزرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد، الاعلام، دار العلم للملایین، بیروت،

۲۰۰۲ء،۶/۳۱۴)

۲۱-السبتی، محمد بن عمر بن محمد، السنن الآبین و المورد الامعن، مکتبہ الغرباء الآثریۃ، مدینہ منورہ۱۴۱۷ھ، ص۲۰

۲۲-ابراہیم بن عمر بن ابراہیم بن خلیل الجعبری، لقب برھان الدین اور کنیت ابو اسحاق تھا۶۴۰ھ میں پیدا ہوئے اور اپنے وقت کے فقیہ تھے انہوں نے قرآت ،اصول حدیث، شرح حدیث اور اسماء الرجال پر کتب تالیف کیں آپ نے ۷۳۲ھ میں وفات پائی(السبکی، عبدالوھاب بن تقی الدین، طبقات الشافعیة الکبری، ص۱۳۴

۲۳-الجعبری، ابراہیم بن عمر بن ابراہیم، رسوم التحدیث فی علوم الحدیث، دار ابن حزم، بیروت، ۲۰۰۰ء، ص۵۱-۵۲

۲۴-ابوالفداء اسماعیل بن کثیر، کی پیدائش ۷۰۰ھ میں ہوئی اپنے زمانے کے محدث فقیہ، مورخ اور مفسر تھے ان کی وفات شعبان ۷۷۴ھ میں ہوئی (السیوطی، عبد الرحمن بن ابو بکر، طبقات الحفاظ ،دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۳ھ، ص۵۳۴)

۲۵-ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، الباحث الحثیث الی اختصار علوم الحدیث، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ص۱۹

۲۶-بدر الدین، محمد بن بھادر بن عبداللہ الزرکشی، المنھاجی، ۷۴۵ھ میں مصر میں پیدا ہوئے شافعی تھے اپنے زمانہ کے بڑے فقیہ، ادیب اور محدث تھے علوم القرآن ،علوم الحدیث، فقیہ اور عقیدہ سے متعلق کتب تحریر کیں، ان کی وفات ۷۹۴ھ میں قاہرہ میں ہوئی، (ابن حجر عسقلانی، انباء الغمر بابناء العمر، احیاء التراث، ،مصر، ۱۹۶۹ء، ۱/۴۴۶)

۲۷-الزرکشی، محمد بن بھادر بن عبداللہ، النکت علی مقدمة الصلاح ،اضواء السلف، الریاض، ۱۹۹۸، ۱/۱۱

۲۸-ابراہیم بن حماد الریس، علم التراجم و اھمیته وفائدته ،مکتبہ جامعہ الملک سعود، الریاض، ۱۴۲۳ء، ص۳۴

۲۹-یوسف بن عبدالرحمن بن یوسف بن عبدالملک بن یوسف بن علی بن ابی الزھر القضاعی الکلبی الحلبی الدمشقی کی پیدائش ۶۵۴ھ میں حلب واقع بستی مزی میں ہوئی ان کی کنیت ابوالحجاج اور لقب جمال الدین تھا آپ الحافظ المزی کے نام سے مشہور تھے اپنے وقت کے حافظ، فقیہ اور صرف ونحو کے ماہر تھے ان کی وفات دمشق میں ۷۴۲ھ میں ہوئی (ابوالمحاسن، یوسف بن تغری بردی بن عبداللہ، النجوم الزاھرة، دار الکتب مصر، ۱۰/۷۶-۷۷)

۳۰-الکمال فی اسماء الرجال، عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی المقدسی الجماعیلی الحنبلی کی تصنیف ہے لقب تقی الدین اور کنیت ابو محمد ہے عبدالغنی المقدسی کے نام سے مشہور تھے نابلس کے قریب جماعیل ۵۴۱ میں پیدا ہوئے وفات مصر میں ۶۰۰ھ میں ہوئی یہ کتاب شائع نہ ہوسکی (الفاسی، محمد بن احمد بن علی، ذیل التقید فی رواة السنن و الاسانید، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۹۰ء، ۲/۱۳۶-۱۳۷)

۳۱-بشار عواد معروف، مقدمة المحقق تھذیب الکمال فی اسماء الرجال ،موسستہ الرسالۃ، بیروت ۱۹۸۰ء، ۱/۴۴-۴۵

۳۲-صلاح الدین، خلیل بن کیکلدی العلائی الدمشقی ۶۹۴ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے محدث، علل اور متون کے ماہر اور شاعر وفقیہ تھے قدس میں مدرسہ صلاحیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور یہیں ہی ۷۳۱ھ میں وفات پائی (السبکی، عبدالوھاب بن تقی الدین، طبقات الشافعیة الکبری، ھجر للطباعة ،بیروت، ۱۴۱۳ھ، ۱۰/۳۵-۳۶)

۳۳-العلائی، خلیل بن کیکلدی بن عبداللہ، جامع التحصیل فی احکام المراسیل ،عالم الکتب، بیروت، ۱۹۸۶ھ، ص۲۲

۳۴-صلاح الدین، خلیل بن ایبک الصفدی فلسطین کے علاقہ صفد میں ۶۹۶ھ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم دمشق میں حاصل کی مورخ اور ادیب تھے ان کی وفات دمشق میں ۷۶۴ھ میں ہوئی (الزرکلی، الاعلام ، ۲/۳۱۵)

۳۵-الصفدی، خلیل بن ایبک، الوافی بالوفیات، داراحیاء التراث، بیروت، ۲۰۰۰ء، ۲۹/۱

۳۶- محمد بن عبداللہ بن سعید بن عبداللہ بن سعید السلمانی، غرناطی ۲۵ رجب ۷۱۳ھ غرناطہ کے علاقے لوشہ میں پیدا ہوئے لسان الدین بن الخطیب کے نام سے مشہور ہوئے، یہ ادیب مورخ اور فقیہ تھے فقہ المالکی کے پیروکار تھے ۷۷۶ھ میں وفات پائی (لسان الدین بن خطیب، مقدمہ المحقق الاحاطۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۴ھ، ۲/۱)

۳۷-لسان الدین بن خطیب، محمد بن محمد، مقدمہ المحقق الاحاطۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۴ھ، ۱/۱

۳۸-الکنوی، محمد بن عبدالحہ، ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی، الجامعہ الاسلامیۃ، ہند، ۱۴۱۴ھ، ص ۱۰۳

۳۹-ان کا نام محمد بن یوسف بن یعقوب، کنیت ابوعبداللہ لقب بہاءالدین اور یمن کے علاقہ الجند کی جنب نسبت کی وجہ سے جندی کہلاتے ہیں یمن کے ثقہ مورخین میں ان کا شمار ہوتا ہے ان کی وفات ۷۳۲ھ میں ہوئی (الزرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد، الاعلام، دار العلم للملایین، بیروت، ۲۰۰۲ء، ۷/۱۵۱)

۴۰- بہاءالدین الجندی، محمد بن یوسف، السلوک فی طبقات العلماء و الملوک، مکتبہ الارشاد، صنعاء یمن، ۱۹۹۵ء، ۶۲/۱

۴۱- شمس الدین محمد بن احمد بن عبدالهادی بن یوسف بن محمد بن قدامہ المقدسی الحنبلی رجب ۷۰۵ھ میں پیدا ہوئے اپنے وقت کے محدث، فقیہ مشہور قاری تھے فقہ، حدیث، تفسیر اور اسماء رجال پر کتب تحریر فرمائی، آپ کی وفات جمادی الاولی ۷۴۴ھ میں ہوئی (السیوطی عبدالرحمن بن ابو بکر، طبقات الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ص ۵۲۴-۵۲۵)

۴۲-ابن الہادی، محمد بن احمد، طبقات علماء الحدیث، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۹۹۶ء، ۷۷/۱

۴۳- شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز بن عبداللہ الذہبی الترکمانی ۶۷۳ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے حضرت فاروق اعظم کی اولاد میں سے تھے شافعی المسلک تھے شیخ المحدثین، اسماء الرجال کے ماہر اور شام کے ثقہ مورخ تھے ان کی وفات ذی القعدہ ۷۴۸ھ میں دمشق میں ہوئی (النعیمی، عبدالقادر بن محمد، الدارس فی تاریخ المدارس، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۹۰ء، ۵۹/۱-۶۰)

۴۴-الذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۹۸ء، ۴/۱

۴۵-السید محمد بن علی بن الحسن بن حمزہ بن محمد بن ناصر ۷۱۵ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے حضرت جعفر صادق کی اولاد میں سے تھے محدث فقیہ اور مورخ تھے دار الحدیث البھائیہ کے شیخ الحدیث تھے ان کی وفات دمشق میں ۷۶۵ھ میں ہوئی (الشوکانی، محمد بن علی بن محمد، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السا بع، دار المعرفۃ، بیروت، ۲۰۹/۲)

۴۶-عبدالوھاب بن علی بن عبدالکافی بن علی السبکی قاہرہ میں ۷۲۷ھ میں پیدا ہوئے مصر کے علماء سے کسب فیض کرنے کے بعد دمشق تشریف لے گئے شافعی المسلک تھے اصول فقہ، قواعد کلیہ اور اصول حدیث پر کتب تحریر فرمائی، آپ قاضی کے عہدہ پر فائز رہے ان کی وفات دمشق میں ۷۷۱ھ میں ہوئی (ابن رافع، محمد بن ھجرس السلامی، الوفیات لابن رافع، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۰۲ھ، ۳۶۲/۲-۳۶۳)

۴۷-السبکی، عبدالوھاب بن علی، طبقات الشافعیۃ الکبری، ھجر للطباعۃ والنشر، مصر، ۱۴۱۳ھ، ۳۴۵/۱

۴۸- ظفر، عبدالروف، ڈاکٹر، علوم الحدیث فنی فکری اور تاریخی مطالعہ، نشریات، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص ۲۲۷

۴۹- خلدون محمد سلیم الاحدب، الدکتور، علم زوائد الحدیث، دار القلم للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، ص ۱۲

۵۰- محمد بن علی بن وہب المعروف ابن دقیق العید اپنے وقت کے مشہور محدث تھے ان کی پیدائش ۶۲۵ھ میں ہوئی ان کی کنیت ابوالفتح، لقب تقی الدین اور نسبت

القشیری ہے دمشق، اسکندریہ، اور مصر کے جید علماء سے شرف تلمذ حاصل کیا، قاضی کے عہدہ پر فائز رہے ان کی وفات مصر میں رمضان المبارک ۷۰۲ھ میں ہوئی (الذہبی، محمد بن عثمان، تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۴/۱۴۸۳)

۵۱-ابن دقیق العید، محمد بن علی بن وھب، الالمام باحادیث الاحکام، دار ابن حزم، بیروت، ۲۰۰۲ء، ۱/۴۷

۵۲-ایضا، باب التخییر و التملیک، حدیث نمبر: ۱۳۳۴ھ، ۲/۶۷۸

۵۳-ان کا نام عبد اللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی ابو محمد کنیت اور جمال الدین لقب ہے فقیہ اور محدث تھے حنفی المسلک تھے ان کی وفات قاہرہ میں ۷۶۲ھ ماہ محرم میں ہوئی، ((الشوکانی، محمد بن علی بن محمد، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، دار المعرفۃ، بیروت، ۱/۴۰۲)

۵۴-الزیلعی، عبد اللہ بن یوسف، تخریج الاحادیث و الآثار، دار ابن حزیمۃ، الریاض، ۱۴۱۴ھ، ۲/۷

۵۵-الزیلعی، عبد اللہ بن یوسف، نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ، موسسۃ للطباعۃ والنشر، بیروت، ۱۹۹۷ء، ۴/۳۱۹

۵۶-ان کا نام یوسف بن ماجد بن ابی المجد المرداوی المقدسی، کنیت ابو العباس اور لقب جمال الدین ہے علماء حنابلہ میں ان کا بڑا مقام حاصل ہے امام ابن تیمیہ کے شاگرد تھے فقہ اور حدیث کے ماہر تھے ان کی وفات ۱۹ صفر ۷۸۳ھ میں ہوئی (ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی بن محمد ، انباء الغمر بابناء العمر، احیاء التراث الاسلامی، مصر ۱۹۶۹ء، ۱/۲۵۲

۵۷-المقدسی، یوسف بن ماجد، المقرر علی ابواب المحرر، دار الرسالۃ العالمیۃ، دمشق، ۲۰۱۲ء، ۱/۱۵-۱۶

۵۸-یوسف بن عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی بن ابی الزھر القضاعی الکلبی الحلبی الدمشقی کی پیدائش ۶۵۴ھ میں حلب واقع بستی مزی میں ہوئی ان کی کنیت ابو الحجاج اور لقب جمال الدین تھا آپ الحافظ المزی کے نام سے مشہور تھے اپنے وقت کے حافظ، فقیہ اور صرف ونحو کے ماہر تھے ان کی وفات دمشق میں ۷۴۲ھ میں ہوئی (ابو المحاسن، یوسف بن تغری بردی بن عبد اللہ، النجوم الزاھرۃ، دار الکتب مصر، ۱۰/۷۶-۷۷)

۵۹-المزی، یوسف بن عبد الرحمن، تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۹۸۳ء، ۱/۳

۶۰-شمس الدین محمد بن احمد بن عبد الھادی بن یوسف بن محمد بن قدامہ المقدسی الحنبلی رجب ۷۰۵ھ میں پیدا ہوئے اپنے وقت کے محدث، فقیہ مشہور قاری تھے فقہ، حدیث، تفسیر اور اسماء رجال پر کتب تحریر فرمائی، آپ کی وفات جمادی الاولی ۷۴۴ھ میں ہوئی (السیوطی عبد الرحمن بن ابو بکر، طبقات الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ص ۵۲۴-۵۲۵)

۶۱-ابن عبد الھادی، محمد بن احمد، المحرر فی الحدیث، دار المعرفۃ، بیروت، ۲۰۰۰ء، 1/۷۹-۸۰

۶۲-ابن کثیر اسماعیل بن عمر، جامع المسانید والسنن الھادی لاقوم السنن، دار خضر للطباعۃ، بیروت، ۱۴۱۹ھ، ۱/۶۰-۶۱

۶۳-ایضا

۶۴-محمد ضیاء الرحمن، الدکتور، معجم مصطلحات الحدیث ولطائف الاسانید، مکتبہ اضواء السلف، الریاض، ۱۹۹۹ء، ص ۱۴

۶۵-عبد المومن بن خلف بن ابی الحسن بن شرف الدمیاطی کی پیدائش ۶۱۳ھ میں ہوئی شرف الدین لقب اور ابو محمد کنیت ہے حافظ الحدیث، فقیہ، مفسر اور محدث تھے شافعی المسلک تھے ان کی وفات قاہرہ میں ذی القعدہ ۷۰۵ھ میں وفات ہوئی (الذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، معجم الشیوخ الکبیر للذہبی، مکتبہ الصدیق المملکۃ العربیۃ السعودیۃ ۱۹۹۰ء، ص ۴۲۴

۶۶-احمد بن ابراہیم بن عبد الغنی السروجی ۶۳۹ھ، میں پیدا ہوئے ابو العباس ان کی کنیت اور شمس الدین لقب تھا قاضی القضاء کے عہدہ پر فائز رہے اولا حنبلی مسلک

اختیار کیابعدازاں حنفیت اختیار کی ۷۱۰ھ میں قاہرہ میں وفات پائی،(ابن کثیر، عمادالدین محمد بن اسماعیل، البداية و النهاية،دارالفکر، بیروت،۱۹۸۶ء، ۶۷/۱۴

۶۷-المزی، یوسف بن عبدالرحمن بن یوسف، المنتقی من الفوائد الحسان، مکتبہ الغرباءالآثریہ، سعودی عربیۃ،۱۹۹۷ء،۴/۱

۶۸-تفصیل کے لیے دیکھیں، امام الذہبی، اثبات الشفاعة، مکتبہ اضواءالسلف، مصر، ۲۰۰۰

۶۹-احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم بن تیمیہ الحرانی، ۶۶۱ھ میں ترک کے علاقہ حران میں پیدا ہوئے ہجرت کر کے دمشق قیام کیا اپنے زمانے کے شیخ الاسلام، مجدد، فقیہ اور علم اصول کے ماہر ہونے کے ساتھ مجاہد اسلام تھے ان کی وفات ۲۰ ذی القعدہ ۷۲۸ھ میں دمشق میں ہوئی (الذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، المعجم المختص بالمحدثین، مکتبہ الصدیق، سعودیہ، ۱۹۸۸ء، ص ۲۶)

۷۰-تفصیل کے لیے دیکھیں، ابن تیمیہ کی کتاب، الکلم الطيب، مکتبہ دارالفکر، بیروت، ۱۹۷۸

۷۱-محمد بن محمد بن علی بن ھمام التقی ۶۸۲ھ میں مصر میں پیدا ہوئے ابوعبداللہ کنیت اور ابن الامام کے نام سے مشہور تھے حدیث کے علاوہ قرات کے امام تھے ۲۰ ربیع الاول ۷۴۵ھ میں مصر میں وفات پائی، (ابن الجزری، محمد بن محمد، غاية النهاية فی طبقات الفقرا، مکتبہ ابن تیمیہ، مصر ۱۳۵۱ھ، ۲۴۵/۲)

۷۲-ابن الامام، محمد بن محمد بن علی، سلاح المومن فی الدعاء و الذكر، دارابن کثیر، بیروت، ۱۴۱۴ھ، ص ۲۷

۷۳-البغدادی، اسماعیل بن محمد، هدية العارفين اسماء المولفين، داراحیاءالتراث، بیروت، ۱۵۴/۲

۷۴-ان کا نام محمد بن علی بن محمد بن مفرح المقدسی الصالحہ ہے شمس الدین لقب اور ابوعبداللہ کنیت ہے قاضی القضاء کے عہدہ پر فائز تھے حنبلی مسلک کے پیروکار تھے رجب ۷۶۳ھ میں مصر میں وفات پائی (النعیمی، عبدالقادر بن محمد، الدارس فی تاريخ المدارس، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۰ء، ۴۳/۲)

۷۵-شمس الدین المقدسی محمد بن مفلح بن محمد، الآداب الشرعية و المنح المرعية، عالم الکتب، ریاض، ص ۲

۷۶-ان کا نام محمد بن محمد بن محمود الصالحہ المنبجی ہے لقب شمس الدین اور کنیت ابوعبداللہ ہے حنبلی صوفی تھے حدیث اور فقہ پر مہارت حاصل تھی دمشق میں ماہ رمضان میں ۷۸۵ھ میں وفات پائی (کحالہ، عمر بن رضا بن محمد، معجم المولفين، مکتبۃ المثنی، بیروت، ۲۹۵/۱۱)

۷۷-عبدالرحمن بن احمد بن رجب بن الحسین بن محمد بغداد میں ۷۳۶ھ میں پیدا ہوئے بعدازاں ہجرت کر کے دمشق میں سکونت اختیار کی زین العابدین لقب اور ابن رجب کے نام سے مشہور ہوئے امام احمد بن حنبل کے پیروکار تھے حافظ، محدث فقیہ اور مفسر تھے انہوں نے حدیث، اسماءالرجال اور ادعیہ اور اذکار پر کتب تحریر فرمائی، ان کی وفات ۲۴ رمضان ۷۹۵ھ میں دمشق میں ہوئی شیخ ابوالفرج الشیرازی کے قرب میں دفن کیا گیا (برھان الدین، ابراہیم بن محمد، المقصد الارشد فی ذكر اصحاب الامام احمد، مکتبہ الرشید، ریاض، ۱۹۹۰ء، ۸۱/۲)

۷۸-دیکھیں: هدية العارفين، داراحیاءالتراث، 1/۵۲۷-۵۲۸/شذرات الذهب، دارابن کثیر، ۱۹۸۶ء، ۵۷۹/۸-۵۸۰

۷۹-محمد ضیاءالرحمن، الدکتور، معجم مصطلحات الحديث و لطائف الاسانيد، مکتبہ اضواءالسلف، الریاض ۱۹۹۹ء، ص ۲۷

۸۰-ابن دقیق العید، محمد بن علی بن وھب، شرح الاربعين النووية، موسسۃ الریان، بیروت، ۲۰۰۳ء، ص ۳

۸۱-ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، الاربعون التيمية، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۹۹۷

۸۲-الذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، كتاب الاربعين فی صفات رب العالمين، مکتبہ العلوم والحکم، مدینہ منورۃ ۱۴۱۳ھ

References

1. Ibn Hajar al-Asqalani, Ahmad b. 'Ali, Nuzhat al-Nazar fi Dih Nakhbat al-Fikr, Al-Mu'taba'id, Riyadh , 1422AH, p.130

Qasim bin Yusuf was born in 670 A.H. in Balnasia, and traveled to Tunis, Alexandria, Cairo, Hejaz, and

Syria for knowledge, he died in 730 A.H. (See details, Ibn Hajar Asqalani, al-Darr al-Qamanah , Maktaba Majlis-e-Encyclopædia, Hind, vol. 4, p. 280)
3. Al-Tajibi, Qasim bin Yusuf, Barnamaj al-Tajibi, al-Dar al-Arabiyya, Libya, 1981, p. 8
4. His name is Muhammad bin Abdullah, the title of Waliullah and his surname is Abu Abdullah, famous for being a khateeb in Tabriz, he died in 741 AH (See details, Abu al-Falah, Shadrat al-Dhahab, Dar-e-Kathir, Damascus, 1986, 1/60)
5. Al-Tabriz, Muhammad b. 'Abd Allah, Mishkat al-Masabeeh, al-Maktab al-Islami, Beirut, 1985, 1,/3
6. Ibid., pp. 6-7
7. Abu al-Fida Isma'il b. Kathir was born in 700 A.H. and was a muhaddith jurist, historian and exegete of his time, he died in Sha'ban 774 A.H. (Al-Sayuti, 'Abd al-Rahman b. Abu Bakr, Tabaqat al-Hafaaz , Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1403 AH, p. 534).
8. Taash Kubrizadeh Ahmad bin Mustafa, Miftah al-Sayada , Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1985-2,/341
9. Muhammad bin Ali bin Wahb, also known as Ibn Daqiq al-Eid, was a famous muhaddith of his time, he was born in 625 AH, his surname is Abu al-Fath, his title is Taqi al-Din, and the title of Al-Qashiri, Damascus, Alexandria, and Egypt. 4/1483)
10. Ibn Daqiq al-Eid, Muhammad b. 'Ali, Ahkam al-Ahkam, Sharh Ummat al-Ahkam, Al-Mu'tabat al-Sunnah al-Muhammadiyyah, al-Qahrah, p. 1.
11. Ibn Sayyid Al-Nass, Muhammad bin Muhammad , al-Nafah al-Shudhi Sharh Jami al-Tirmidhi, Dar al-Sami'i l-Nashr, Riyadh, 2007, 2/50-51
12. 'Umar b. 'Ali b. Salem al-Fakhani was born in Alexandria in 654 A.H. According to the famous saying, maliki died in Alexandria in 731 or 734 A.H.
13. Al-Fakhani, 'Umar b. 'Ali b. Salem, Riyadh al-Afham fi Sharh Ummat al-Ahkam, Dar al-Nawadar, Surya, 2010 1,/6
14. Al-Hasan b. Muhammad b. 'Abd Allah, al-Taybi was very famous in his time in the meaning, knowledge of arabic, hadith and tafsir, he died in Sha'ban 743 A.H. (Al-Sayuti, 'Abd al-Rahman b. Abu Bakr, Bughiyat al-Wa'ah , al-Maktaba al-Asriyyah, Beirut, 1/522-523).
15. Mughlta'i bin Qalij al-Bakri al-Misri al-Hanafi was born in 689 AH, was a muhaddith, historian and jurist, after Ibn Sayyid Al-Nas, he served in the Seminary of Zahiriyya, after Ibn Sayyid Al-Nas, he died in Egypt in 762 AH (Mughlai bin Qaleej, Sharh Ibn Majah Lamghatai, Maktaba Nazar Mustafa al-Baz, Saudi Arabia, 1999 1, /5-7)
16. Mughlai bin Qalij , Sharh Ibn Majah Lamghatai , Maktabat Nazar Mustafa al-Baz, Saudi Arabia, 1999 1,/979-984
Zayn al-Din 'Abd al-Rahmaan ibn Ahmad ibn Rajab, al-Baghdadi al-Damascusi, was born in Baghdad in 704 A.H. and then emigrated to Damascus permanently, and died in 795 A.H. (Al-Sayuti, 'Abd al-Rahman b. Abu Bakr, Al-Tabaqat al-Hafaaz , Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, p. 243).
18. Al-Tahan, Mahmud bin Ahmad, Taseer Mustalah al-Hadith , Maktaba Al-Ma'riyyah al-Nashr wa al-Tuzi, al-Riyadh, 2004, p. 17
19. Ibn Daqiq al-Eid, Muhammad ibn 'Ali, al-Aqtarah fi Bayan al-'Astalah, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, p. 1
20. Abu 'Abd Allah Muhammad b. 'Umar b. Muhammad, Mohib al-Din ibn Rashid al-Fahr, born in the Sabbath in 657 A.H., traveled to Egypt, Syria, and The Holy Shrines for knowledge, he wrote books on nahu, usul hadith and qasaid, he died in Fas in 721 AH (al-Zarqali, Khair-ud-Din bin Mahmud bin Muhammad, al-'Amal, Dar al-'Ilm al-Mullayyin, Beirut, 2002-6,314).
21. Al-Sabti, Muhammad b. 'Umar b. Muhammad, al-Sunan al-'Abin wa al-Murd al-'Aman, Maktaba al-Gharba al-'Asriyyah, Madinah, 1417 AH, p. 20
22. Ibrahim b. 'Umar b. Ibrahim b. Khalil al-Jabri, nicknamed Burhan al-Din and abu Ishaq, was born in 640 A.H. and was a jurist of his time, he wrote books on recitation, usul hadith, sharh hadith and asma al-rijal.

23. Al-Jabri, Ibrahim b. 'Umar b. Ibrahim , Rasam al-Hadith fi 'Ulum al-Hadith , Dar ibn Hazm, Beirut, 2000, pp. 51-52
24. Abu al-Fida Isma'il b. Kathir was born in 700 A.H. and was a muhaddith jurist, historian and exegete of his time, he died in Sha'ban 774 A.H. (Al-Suyuti, 'Abd al-Rahman b. Abu Bakr, Tabaqat al-Hafaaz , Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1403 AH, p. 534).
25. Ibn Kathir, Isma'il ibn 'Umar, al-Bahth al-Huthith al-Akhtasar al-Ulum al-Hadith, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, p. 19
26. Badr al-Din, Muhammad bin Bhadar bin Abdullah al-Zarkashi, al-Manhaji, born in Egypt in 745 AH, was a Shafi'i, a great jurist, writer and muhaddith of his time, wrote books related to the sciences of the Qur'an, the sciences of hadith, fiqh and faith, he died in Cairo in 794 AH.
27. Al-Zarqashi, Muhammad bin Bhadar bin Abdullah, Al-Nikat Ali Muqaddamah al-Salah , Adwa al-Salif, Al-Riyadh, 1998, 1/11
28. Ibrahim bin Hamad al-Ris, Ilm al-Tarajam wa Ahmita Wafaidatta , Maktaba Jamia-ul-Mulk Saud, al-Riyadh, 11423, p. 34
29. Yusuf bin Abdul Rahman bin Yusuf bin Abdul Malik bin Yusuf bin Ali bin Abi Al-Zahr al-Qazaa'i al-Kalbi al-Halbi al-Damascusi was born in 654 AH in the town of Mazi in Aleppo, his surname was Abu al-Hajjaj and the title was Jamal al-Din. Tughri Bardi b. 'Abd Allah , al-Najum al-Zahra , Dar-ul-Kutub Egypt, 10/76-77)
30. Al-Kamal fi Asma al-Rijal, 'Abd al-Ghani b. 'Abd al-Wahid b. 'Ali al-Maqdisi al-Jama'ili al-Hanbali is the title of Taqi al-Din and the surname is Abu Muhammad, known as 'Abd al-Ghani al-Maqdisi, who died in 541 A.H. near Nablus, died in Egypt in 600 A.H. 2,/136-137)
31. Bashar Awwad Maroof, Muqaddat-ul-Muhaqiq Thadhaib al-Kamal fi Asma al-Rijal , Musaat al-Risala, Beirut, 1980, 1/44-45
32. Salah-ud-Din, Born in Damascus in 694 A.H., was a muhaddith, scholar and scholar and poet and jurist in Quds and died there in 731 A.H. (al-Sabki, 'Abd al-Wahhab b. Taqi al-Din,Tabaqat al-Shaafa'iyyah al-Kubra.Hijr al-Taba'ah, Beirut, 1413 AH, 10/35-36)
33. Al-'Alai, Khalil bin Kekaldi bin Abdullah, Jami Al-Tahil fi Ahkam al-Marasil , Alam-ul-Kutub, Beirut, 1986 AH, p. 22
34. Salah-ud-Din, Born in 696 AH in Safad, Palestine, received his early education in Damascus, was a historian and writer, he died in Damascus in 764 AH (Al-Zarqali, al-A'lam , 2/315).
35. Al-Safadi, Khalil bin Aibak, al-Wafi Balufiyat, Dar-i-Ahya al-Tarath, Beirut, 2000, 1/29
36. Muhammad bin Abdullah bin Sa'id bin Abdullah bin Saeed al-Salmani, Gharnati was born on 25 Rajab 713 A.H. in Lusha, Granata, known as Lasan al-Din bin Al-Khatib, a writer, historian and jurist, a follower of Fiqh al-Maliki, died in 226 AH (Lasan al-Din bin Khatib, Muqadda al-Muhaqiq al-Alat, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1424 AH, 1/2).
37. Lasan-ud-Din bin Khatib, Muhammad bin Muhammad, Muqadda al-Muhaqiq al-Hati, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1424 AH, 1/1
38. Al-Qanavi, Muhammad b. 'Abd al-Hayy, Zafar al-'Amani fi Al-Jarjani , Al-Jamia al-Islamiyyah, India, 1414 AH, p. 103
39. His name is Muhammad bin Yusuf bin Ya'qub, his surname Abu Abdullah is called Jandi due to his relation with Baha'ud-Din and al-Jind region of Yemen, he is considered one of the most important historians of Yemen, he died in 732 AH (Al-Zarqali, Khair-ud-Din bin Mahmud bin Muhammad, Al-A'lam, Dar al-Ilm lil-Malayyin, Beirut, 2002, 7/151).
40. Baha'ud-Din al-Jandi, Muhammad bin Yusuf , al-Saluq fi Tabaqat al-Ulama wa al-Muluk, Maktaba al-Irshad, Sana'a Yemen, 1995, 1/62
Shams-ud-Din Muhammad bin Ahmad bin Abdul Hadi bin Yusuf bin Muhammad bin Qudaamah al-Muqaddasi al-Hanbali was born in 705 AH, a muhaddith of his time, a renowned scholar of his time, wrote books on fiqh, hadith, tafsir and asma rijal, he died in 744 AH (Al-Siyuti Abdul Rahman bin Abu Bakr , Tabaqat al-Hafaaz , Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, pp. 524-525).

42. Ibn al-Hadi, Muhammad bin Ahmad, Tabaqat Ulama al-Hadith, Musaat al-Risala, Beirut, 1996, 1,77
Shams-ud-Din Muhammad bin Ahmad bin Uthman bin Qaymaz bin Abdullah al-Dhahabi al-Turkmani was born in Damascus in 673 AH, one of the descendants of Hazrat Farooq Azam, Shafi'i al-Mu'addin, an expert in Asma al-Rijal and a scholar of Syria.
44. Al-Dhahabi, Muhammad bin Ahmad bin Uthman, Tazkirat al-Hafaaz , Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1998, 1/4
45. Al-Sayyid Muhammad bin Ali bin Al-Hasan bin Hamza bin Muhammad bin Nasir was born in Damascus in 715 AH, one of the descendants of Hazrat Ja'far Sadiq, muhaddith faqih and historian, shaykh-ul-hadith of Dar-ul-Hadith al-Bhaiya, he died in Damascus in 765 AH (Al-Shukani, Muhammad bin Ali bin Muhammad, al-Badr al-Ta'ala Bahasan, after al-Qur'an al-Sa'ba, Dar al-Ma'r fa, Beirut, 2/209).
46. 'Abd al-Wahhab b. 'Ali b. 'Abd al-Kafi b. 'Ali al-Sabki, born in Cairo in 727 A.H., went to Damascus after consulting the scholars of Egypt, shafi'i al-Mu'alim, wrote books on usul fiqh, rules, and hadith. 2/362-363)
47. Al-Sabki, 'Abd al-Wahhab b. 'Ali, Tabaqat al-Shaafaiyyah al-Kubra, Hajar al-Taba'ah wa al-Nashr, Egypt, 1413 AH, 1/345
48. Zafar, Abdul Rauf, Doctor, Ulum-ul-Hadith, Intellectual and Historical Studies, Broadcasting, Lahore, 2015, p. 227
49. Khaldun Muhammad Salim al-Ahadeeb, al-Daktoor, Ilm-e-Zuwaid al-Hadith , Dar-ul-Kalam al-Taba'ah wa al-Nashru al-Tuzi, Beirut, p. 12
50. Muhammad bin Ali bin Wahb, also known as Ibn Daqiq al-Eid, was a famous muhaddith of his time, he was born in 625 AH, his surname is Abu al-Fath, his title is Taqi-ud-Din and the title of Al-Qashiri. Al-Ilmiyyah, Beirut, 4/1483)
51. Ibn Daqeeq al-Eid, Muhammad b. 'Ali b. Wahb, al-Ma'am ba'ahadith al-Ahkam, Dar ibn Hazm, Beirut, 2002, 1/47
52. Ibal-Taqir al-Tamlik , Hadith No. 1334 AH, 2/678
53. His name is Abdullah bin Yusuf bin Muhammad al-Zaila'i Abu Muhammad al-Qanayat and Jamal al-Din was a faqih and muhaddith, a Hanafi sect, he died in Cairo in the month of 762 AH.
54. Al-Za'ilai, 'Abd Allah b. Yusuf , Takharij al-Ahadith wa'l-Athar , Dar ibn Hazima, al-Riyadh, 1414 AH, 2/7
55. Al-Za'ilai, 'Abd Allah b. Yusuf, Al-Bayt al-Rayyah al-Hadith al-Hadaiyyah, Musa'at al-Taba'ah wa al-Nashr, Beirut, 1997, 4/319
56. His name is Yusuf bin Majid bin Abi al-Mujad al-Mardawi al-Maqdisi, his surname is Abu al-Abbas and the title Jamal al-Din, he has a great position among the scholars of Hanabala, he was a student of Imam Ibn Taymiyah, he was an expert in fiqh and hadith.
57. Al-Maqdisi, Yusuf bin Majid, Al-Muqrārār Ali Abu'ab al-Muhurr, Dar al-Risalat al-Alamiyyah, Damascus, 2012, 1/15-16
58. Yusuf b. 'Abd al-Rahman b. Yusuf b. 'Abd al-Malik b. Yusuf b. 'Ali b. Abi al-Zahr al-Qazaa'i al-Kalbi al-Halbi al-Damascusi was born in 654 A.H. in the town of Maji in Aleppo, his surname was Abu al-Hajjaj and the title was Jamal al-Din. Yusuf bin Taghri Bardi bin Abdullah , Al-Najum al-Zahra , Dar-ul-Kutub Egypt, 10/76-77)
59. Al-Mazi, Yusuf b. 'Abd al-Rahman, Tuhfat al-Ashrat ba'rifa al-Araf, al-Maktab al-Islami, Beirut, 1983, 1/3
Shams-ud-Din Muhammad bin Ahmad bin Abdul Hadi bin Yusuf bin Muhammad bin Qudaamah al-Muqaddasi al-Hanbali, born in 705 AH, was a muhaddith of his time, a well-known scholar of his time, wrote books on fiqh, hadith, tafsir and asma rijal, he died in 744 AH (Al-Suyuti Abdul Rahman bin Abu Bakr, Tabaqat al-Hafaaz , Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, pp. 524-525).
61. Ibn 'Abd al-Hadi, Muhammad ibn Ahmad, al-Muhurr fi al-Hadith , Dar al-Mu'rifa, Beirut, 2000, 1/80-79

62. Ibn Kathir Isma'il b. 'Umar , Jami al-Masanid wa'l-Sunan al-Hadi La'at al-Sunan , Dar Khidr al-Taba'ah, Beirut, 1419 AH, 1/60-61
63- Ibid.
64. Muhammad Zia-ur-Rehman, al-Diktoor, Mu'jam Mustalhat al-Hadith wa'l-Ta'if al-Asanid, Maktaba Adwa al-Salif, al-Riyadh, 1999, p. 14
65. 'Abd al-Momin bin Khalaf bin Abi l-Hasan bin Sharaf al-Damyati was born in 613 A.H. with the title Sharaf al-Din and abu Muhammad as Hafiz-ul-Hadith, faqih, exegete and muhaddith, Shafi'i al-Mu'alik, he died in Cairo in 705 A.H.
66. Ahmad b. Ibrahim b. 'Abd al-Ghani al-Saroji was born in 639 A.H., his surname and title was Shams al-Din, he held the position of Qazi al-Qaza, and later adopted the Hanbali school and later died in Cairo in 710 A.H. (Ibn Kathir, Imad al-Din Muhammad b. Isma'il , al-Badayah wa al-Nihaiyyah , Dar al-Fikr, Beirut, 1986, 14/67).
67. Al-Mazi, Yusuf b. 'Abd al-Rahman b. Yusuf, al-Muntaqi min al-Faafiz al-Hasan, Maktaba al-Gharba al-'Asriyya, Saudi Arabia, 1997, 1/4
68- For details, see Imam al-Dhahabi, Athbat al-Shifa'ah, Maktaba Adwa al-Salif, Egypt, 2000.
69. Ahmad b. 'Abd al-Halim b. 'Abd al-Salam b. 'Abd Allah b. Abi al-Qasim b. Taymiyah al-Harani, born in 661 A.H. in the Turkish region of Haran, settled in Damascus after migrating to Damascus. p. 26)
70. For details, see Ibn Taymiyah, al-Kalam al-Tayyeb, Maktaba Dar-ul-Fikr, Beirut, 1978.
71. Muhammad bin Muhammad bin Ali bin Hamam al-Taqi was born in Egypt in 682 AH, known as Abu 'Abd Allah Al-Kunit and Ibn al-Imam, was the Imam of the Qur'an in addition to hadith, died in Egypt in 20 Rabi al-Awwal 745 AH.
72. Ibn al-Imam, Muhammad b. Muhammad b. 'Ali, Salah al-Momin fi al-Du'a wa al-Dhikr, Dar ibn Kathir, Beirut, 1414 AH, p. 27
73. Al-Baghdadi, Isma'il b. Muhammad, Hadiyat al-Arifeen Asma al-Molfin , Dar-i-Ahya al-Tarath, Beirut, 2/154
74. His name is Muhammad bin Ali bin Muhammad bin Mufarah al-Maqdisi al-Salihi, shams-ud-din is the title and Abu Abdullah is the surname of Qazi al-Qaza, a follower of the Hanbali school, rajab died in Egypt in 763 AH (al-Naimi, Abdul Qadir bin Muhammad, al-Dars fi Tarikh al-Madaris, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1990, 2/43).
75. Shams-ud-Din Al-Maqdisi Muhammad bin Mufleh bin Muhammad , Al-Manners al-Shari'ah wa al-Manah al-Mar'iyyah, Alam-ul-Kutub, Riyadh, p. 2
76. His name is Muhammad bin Muhammad bin Mahmud al-Salehi al-Manji, shams-ud-din and his surname is Abu 'Abd Allah, hanbali was a Sufi, who specialized in hadith and fiqh, died in Damascus in 785 AH in the month of Ramadan (Kahala, Umar bin Reza bin Muhammad , Mu'jam al-Molfin , Maktabat al-Muthani, Beirut, 11/295).
77. 'Abd al-Rahman bin Ahmad bin Rajab bin Al-Husayn bin Muhammad was born in Baghdad in 736 AH and later migrated to Damascus, known as Zayn al-Abidin and ibn Rajab, was a follower of Imam Ahmad bin Hanbal. Buried near Shaykh Abu al-Faraj al-Shirazi (Burhan al-Din, Ibrahim b. Muhammad, al-Muqaddah al-Arshad fi Zikr Ashab al-Imam Ahmad, Maktaba al-Rashid, Riyadh, 1990, 2/81)
78. See: Hadiyat al-Arifeen, Dar-i-Ahya al-Tarath, 1/527-528/Shadrat al-Dhahab , Dar Ibn Kathir, 1986, 8/579-580
79. Muhammad Zia-ur-Rehman, al-Daktoor, Mu'jam Mustalhat al-Hadith wa Lataif al-Asanid, Maktaba Adwa al-Salif, al-Riyadh, 1999, p. 27
80. Ibn Daqiq al-Eid, Muhammad bin Ali bin Wahb , Sharh al-Arba'in al-Nuwayyah , Musaat al-Rayyan, Beirut, 2003, p. 3
81. Ibn Taymiyah, Ahmad ibn 'Abd al-Haleem, al-Arabun al-Taymiyyah , Musaat al-Risala, Beirut, al-Tabaqat al-Awli, 1997
82. Al-Dhahabi, Muhammad bin Ahmad bin Uthman , Kitab al-Arba'in fi Attributes of Rab-ul-Alamin , Maktaba-ul-Ulum wa al-Hakam, Madinah Munawara, 1413 AH